عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۱۹تا۲۵؍ جمادی الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲؍ جنوری ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۳

بھارت میں مسلمانوں پر وحشیانہ تشدد

کوالالمپور کانفرنس اور اُمتِ مسلمہ کی صورتِ حال

اسلام کے ساتھ ہمارا رویہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

سودی معاملہ

س:...... کسی عورت نے ڈیڑھ لاکھ روپے کاروبار میں لگانے کے لئے دیئے، وہ آدمی چار سال تک ان کو ۴۵۰۰ روپے مہینہ دیتا رہا، اس نے جو پیسے لئے تھے، اس سے اس نے بجلی کے سامان کی دکان میں سیٹنگ کی اور یہ پیسے اسی کام کے لئے تھے، جب تک اس کا کام چلتا رہا وہ ہر مہینہ ان کو پیسے دیتا رہا، پھر ایک دن اس کی دکان میں آگ لگ گئی اور اس کی پوری دکان جل کر راکھ ہوگئی، اور وہ شخص بالکل مفلس ہوگیا، اب جبکہ وہ خود بالکل برباد ہوگیا ہے تو وہ پیسہ کہاں سے دیتا؟ ان دونوں کے درمیان میری والدہ تھی جو کہ خود بیوہ ہیں جب اس آدمی نے ان کو بتایا کہ باجی میری پوری دکان جل گئی ہے اور میں اب آپ کو پیسے نہیں دے سکوں گا تو میری والدہ نے اس عورت سے بات کی کہ یہ معاملہ ہے تو انہوں نے کہا کہ میں تو آپ کو جانتی ہوں اور آپ مجھے پیسے دوگی، اب میری والدہ نے ان کو ۴۵۰۰ مہینہ دینا شروع کردیا اور انہوں نے پورے ایک سال تک ان کو برابر پیسے دیئے اور پھر انہوں نے کہا کہ مجھے اب میری پوری رقم چاہئے تو میری والدہ نے کسی کے پاس کمیٹی ڈالی اور ستر ہزار روپے ان کو دیئے اور اب وہ کہتی ہیں کہ مجھے اَسّی ہزار روپے اور دو جبکہ وہ پہلے ہی ان کو ایک لاکھ چوبیس ہزار روپے دے چکی ہیں اور وہ پھر بھی اپنے پورے پیسے مانگ رہی ہیں جبکہ ان کے پاس ٹوٹل رقم تین لاکھ چالیس ہزار روپے پہنچ چکے ہیں، لہٰذا اب آپ بتائیں کہ ہم کو ان کی جو رقم تھی وہ ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

ج:...... آپ کا سوال صحیح طور پر واضح نہیں ہے، اس سے جو میں سمجھا ہوں وہ یہ کہ سرمایہ کی مالکہ خاتون نے ڈیڑھ لاکھ روپے دکاندار کو کسی کاروبار میں لگانے کے لئے دیئے کہ ان کا سرمایہ ہوگا اور دکاندار کی محنت ہوگی اور یہ شخص ہر ماہ اس خاتون کو ایک طے شدہ رقم یعنی ۴۵۰۰ روپے دیتا رہے گا، چاہے کاروبار میں نفع ہو یا نقصان اور نفع کم ہو یا زیادہ ہر صورت ان کو مقررہ نفع ملتا رہے گا، اگر میں نے آپ کے سوال کا مطلب صحیح سمجھا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ معاملہ شروع ہی سے فاسد اور ایک سودی معاملہ تھا اس کو ختم کرنا ضروری تھا، بروقت فسخ نہ کرنے کی وجہ سے اس معاملہ کے تمام شرکاء سخت گناہگار ہیں، ان پر اپنے اس فعل سے توبہ اور آئندہ کے لئے اس قسم کے معاملات سے بچنا واجب ہے۔

صورت مسئولہ میں بجلی کی وہ دکان جہاں اس عورت کے ڈیڑھ لاکھ روپے کا سرمایہ لگا ہوا تھا، چونکہ جل گئی ہے، اس میں دکاندار کی محنت اور مذکورہ عورت کا سرمایہ ضائع ہوگیا ہے، لہٰذا اس عورت کا دکاندار سے یا درمیان میں واسطہ بننے والی خاتون سے اپنی رقم کا مطالبہ کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے بلکہ دکاندار سے جو رقم وہ چار سال تک ماہوار نفع کے نام پر لے چکی ہے، اس میں سے ڈیڑھ لاکھ روپے منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم اور اسی طرح درمیان میں واسطہ بننے والی خاتون سے جو کچھ وہ لے چکی ہے چاہے وہ ایک سال تک نفع کے نام پر لینے والی رقم ہو یا یک مشت ستر ہزار روپے ہوں ان سب کا واپس لوٹانا اس خاتون پر واجب اور ضروری ہے ورنہ عنداللہ سخت گناہگار ہوگی اور قیامت کے دن یہ ان کی گردن کا بوجھ بن کر رہے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ ۱۹تا۲۵ر جمادی الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۶تا۲۲ر جنوری ۲۰۲۰ء شمارہ:۳

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

پڑھتا جا، شرماتا جا!	۵	محمد اعجاز مصطفی
اسلام کے ساتھ ہمارا رویہ!	۷	مولانا مفتی منیب الرحمن مدظلہ
بیان القرآن مع تفسیر عثمانی (۲)	۱۰	مولانا محمد طلحہ رحمانی
بھارت میں مسلمانوں پر وحشیانہ تشدد!	۱۳	مولانا محمد زکریا نعمانی
کوالالمپور کانفرنس اور امت مسلمہ کی صورت حال	۱۵	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
کل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ (۲)	۱۷	رپورٹ: مولانا محمد شعیب کمال
دعوتِ اسلام کانفرنس، کوئٹہ	۲۱	خالد محمود سابق یوئیل کندن
”ایک رہنما کتاب“	۲۳	مولانا محمد سلمان بجنوری مدظلہ
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۵	ادارہ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بنیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

جنت اور دوزخ کا بیان

حدیث قدسی۱۱: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنت کے گھوڑے پیشاب اور لید وغیرہ سے پاک ہوں گے، ان گھوڑوں کے پر ہوں گے۔ اللہ کے دوست ان گھوڑوں پر سوار ہوکر جہاں چاہیں گے یہ گھوڑے ان کو لے جائیں گے، جب اولیاء اللہ ان گھوڑوں پر اڑ رہے ہوں گے تو بعض اہل جنت جو مرتبہ میں کم ہوں گے ان کو دیکھ کر کہیں گے: ”اے اہل جنت! ہمارے ساتھ انصاف کرو اور اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے: الٰہی! یہ لوگ اس مرتبہ پر کس طرح پہنچے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”یہ لوگ روزے رکھا کرتے تھے اور تم افطار کرتے تھے یہ راتوں کو عبادت کیا کرتے تھے تم سویا کرتے تھے، یہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے، یہ دشمن سے جہاد کرتے تھے اور تم بزدلی دکھایا کرتے تھے۔ (ابوالشیخ، خطیب)

مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ فرائض کے علاوہ نفلی عبادت بہت کیا کرتے تھے اور تم نہیں کرتے تھے۔ روایت طویل تھی اس کو ہم نے مختصر کردیا ہے۔

خدا کا دیدار

حدیث قدسی۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں جبکہ اہل جنت، جنت کی نعمتوں میں ہوں گے کہ یکایک ان کے لئے ایک نور روشن ہوگا، پس اہل جنت اپنا سر اٹھائیں گے اور وہ اس بات کو محسوس کریں گے کہ ان کا رب اوپر کی جانب سے اپنی تجلی کی ضیاء پاشیاں فرمارہے ہیں، پھر فرمائے گا: السلام علیکم یا اهل الجنة۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اسی سلام کی طرف قرآن میں اشارہ ہے: ”سلام قولا من رب الرحیم“ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت کو دیکھے گا اور اہل جنت اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اور جب تک خدا کی طرف دیکھتے رہیں گے جنت کی نعمتوں میں سے کسی نعمت پر توجہ نہیں کریں گے، یہاں تک کہ وہ ان سے حجاب میں ہوجائے گا اور صرف اس کے نور کی برکت اور اس کا اثر باقی رہ جائے گا۔ (ابن ماجہ) یعنی محویت کا یہ عالم ہوگا کہ دیدار کے وقت جنت کی کسی نعمت کا خیال نہیں آئے گا۔

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

صلوٰۃ التسبیح

(گزشتہ سے پیوستہ)

(اور ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار والی دعا بھی پڑھی جاسکتی ہے) پڑھے: (دو رکعت کے بعد پہلے قعدے میں صرف پوری التحیات پڑھنا بھی کافی ہوگا) پھر (تیسری رکعت کے لئے اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے پھر پوری ثنا پڑھے، پھر ”سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم“ ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سورۂ فاتحہ، پھر کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے۔ پھر ”سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم“ ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے، رکوع میں جائے تین مرتبہ ”سبحان ربی العظیم“ پڑھے، پھر ”سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم“ ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ”سمع اللّٰہ لمن حمدہ“ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو اور: ”ربنا لک الحمد“ کہے، پھر: ”سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم“ ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائے تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے، پھر: ”سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم“ ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ”اللّٰہ اکبر“ کہتے ہوئے قعدے کی حالت میں بیٹھے اور ”سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم“ ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے اور تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی کہنے کے بعد: ”سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم“ ۱۰ مرتبہ پڑھے۔ (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

پڑھتا جا، شرماتا جا!

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

درج ذیل دوخبریں پڑھنے کو تو یہ دوخبریں ہی ہیں، لیکن اس میں اہلِ فکر اور اہلِ دانش کے لئے سوچنے اور سمجھنے کا بہت زیادہ سامان ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ قارئین ہفت روزہ ختم نبوت بھی ان خبروں سے واقف ہوں، اور یہ سوچیں کہ اہل اقتدار اور حکام، اہل دین کی عبادات خصوصاً حج جیسی عبادت کو بھی خراب کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کر رہے۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ایک آدمی دور دراز کا سفر کرتے ہوئے اللہ کے گھر پہنچتا ہے اور غلافِ کعبہ کو پکڑ کر: ’’یارب، یارب‘‘ کہتا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی دعا کیسے قبول ہو؟ جب کہ اس کا کھانا حرام سے ہے، پینا حرام سے ہے، لباس حرام سے ہے۔‘‘ اب بتایا جائے جو حجاج سود سے غذائیں یا دوائیں حاصل کریں گے، ان کی حرمین کی عبادات اور دعائیں کیسے قبول ہوں گی؟ فاعتبروا یااولی الابصار۔ اسی طرح دوسرا کشمیر کا ایشو ہے، اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟ اس کو بھی ایک سینیٹر کی زبانی سن اور پڑھ لیجئے۔ اب ہم قارئین سے عرض گزار ہیں کہ وہ دونوں خبریں اور اس پر کئے گئے تبصرے پڑھ کر آپ بھی محظوظ ہوں:

’’آج اخبارات میں یہ خبر انتہائی صدمہ اور افسوس کا باعث بنی ہے کہ وزارت مذہبی امور نے قومی اسمبلی میں یہ اعتراف کیا ہے کہ حاجی حضرات کی جمع کی ہوئی رقوم پر سود وصول کیا جاتا ہے اور سود حاجی حضرات پر خرچ کیا جاتا ہے۔ یہ بہرحال بہت سے حوالوں سے افسوس کی بات ہے۔ ایک تو اس حوالہ سے کہ ابھی تک ہماری سود کی لعنت سے جان نہیں چھوٹی، جبکہ قرآن پاک اور سنت کے صریح احکام کے ساتھ ساتھ دستور کی صراحت اور سپریم کورٹ کے فیصلے اور حکومت کے اعلانات مسلسل چلے آرہے ہیں، لیکن ابھی تک ہم قومی سطح پر سود کی لعنت اور نحوست سے نجات حاصل نہیں کرسکے اور اس میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لیا جارہا ہے، لیکن یہ بات انتہائی تکلیف دہ ہے کہ وزارت مذہبی امور حج کے نام پر حج کے لئے جمع کی ہوئی رقوم پر سود لیتی ہے اور اس کے حاجیوں پر خرچ کرنے کے نام سے اس کو پتہ نہیں کہاں سے انہوں نے جواز فراہم کرلیا ہے۔ بہت پریشانی کی بات ہے۔ اللہ کے غضب کو دعوت دینے کی بات ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں سود کے کاروبار کو جاری رکھنے کو ’’فأذنوا بحرب من اللّٰہ ورسولہ‘‘ سے تعبیر فرمایا ہے کہ اللہ ورسول کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ سود کے کاروبار پر اصرار کرنا، ضد کرنا اور پھر کتنی شرم کی بات ہے کہ اللہ کے گھر جانے کے لئے، اللہ کے گھر کے طواف کے لئے جو رقوم جمع کی جاتی ہیں، سود کے کاروبار سے حکومتِ پاکستان اس کو گزارتی ہے۔ میں کن الفاظ سے تعبیر کروں؟ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ اس افسوس ناک اور شرم ناک کام کو کن الفاظ سے تعبیر کیا جائے؟ بہرحال میں اس کی مذمت بھی کرتا ہوں اور خدا کے نام پر ریاست مدینہ کی بات کرنے والو! کچھ خدا کا خوف کرو۔ خدا کے غضب کو دعوت تو نہ دو۔ خدا کی لعنتوں کو تو دعوت نہ دو۔ یہ لعنتیوں کا کام ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں بنی اسرائیل کے ملعون ہونے کے اسباب میں یہ بات بیان فرمائی ہے کہ ’’وأخذھم الربا وقد نھوا عنہ‘‘... ان کو سود سے منع کیا گیا تھا، انہوں نے سود لینا دینا شروع کردیا، اس لئے ان پر اللہ نے لعنت برسائی... یہ خدا کے غضب کو دعوت دینے والی ہے۔ خدا کی طرف سے لعنتوں کو دعوت دینے والی بات ہے اور انتہائی شرمناک بات ہے۔ میں ملک کے تمام دینی حلقوں سے،

سیاسی جماعتوں سے، ملک سے محبت کرنے والے، ملک کی سلامتی سے محبت کرنے والے اور اللہ کے غضب ولعنت کی بات کو سمجھنے والے لوگوں سے درخواست کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے اس پر آواز اٹھائیں اور حکومت پاکستان کو مجبور کریں کہ وہ کم از کم وزارت مذہبی امور کے حج کے نام پر، عبادت کے نام پر، اس سے تو خدا کے لئے اس قوم کو بچائیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے، اللہ پاک ہمارے حکمرانوں کو ہدایت عطا فرمائے، اور کچھ دینی حمیت نصیب فرمائے۔

میں وفاقی وزیر مذہبی امور سے جو پیرزادہ ہیں، سجادہ نشین ہیں، ایک مذہبی شخصیت ہیں، صاحب علم ہیں، میں درخواست کروں گا کہ اگر وہ حج کے نام پر، بیت اللہ کے طواف کے نام پر اللہ کے غضب ولعنت کو دعوت دینے والے سود سے ملک اور وزارت کو چھڑا نہیں سکتے ہیں تو خدا کے لئے استعفیٰ دے کر اپنی غیرت کا اظہار تو کریں۔ اللہ پاک ہم سب پر رحم فرمائیں۔" (حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب)

"اسی طرح جو دوسرا ایشو ہے کشمیر کا، میں دعوے سے کہتا ہوں اور میں چیلنج کرتا ہوں حکومت اور اس کے وزراء کو کہ حکومت نے کشمیر کو فروخت کر دیا ہے۔ یہ کشمیر فروش حکومت ہے، اور کشمیر فروشی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ۵/اگست ۲۰۱۹ء کے بعد ہندوستان یکطرفہ اقدام کر رہا ہے، مقبوضہ کشمیر پر اپنے قبضہ کو مستحکم کرنے کا۔ مثلاً انہوں نے ۳۵-اے کی، ۳۷۰ ختم کر دیا۔ انہوں نے کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے یونین.... بھی بنایا، لیفٹیننٹ گورنر مقرر کئے، ان کی اسمبلی ختم کی، ان کا جھنڈا ختم کیا، اسی لاکھ کشمیریوں پر ایک سو بیس دنوں سے کرفیو لگایا ہوا ہے، پندرہ سال سے کم عمر تیرہ ہزار بچوں کو کشمیر سے اٹھا کر بھارت کی جیلوں میں رکھا ہوا ہے...... ہندوستان کی آرمی اور آر ایس ایس کے غنڈے ہر گھر کے اندر لڑکیوں کے سروے کر رہے ہیں کہ کس کس گھر میں نوجوان لڑکیاں موجود ہیں اور لائن آف کنٹرول کے اوپر فائرنگ کر رہے ہیں۔

ہمارے کاغذی ٹیپو سلطان وہ ٹوئٹ کر رہے ہیں، وہ صرف تقریر کر رہے ہیں اور چند جمعے احتجاج کر کے اسے بھی چھوڑ دیا ہے، اور الٹا جو لوگ لائن آف کنٹرول کی طرف جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ کشمیر سے غداری ہے اور جو لوگ کشمیر کی آزادی کے لئے جہاد کی بات کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ پاکستان اور کشمیر سے دشمنی ہے، تو نام نہاد جو سفیر ہے کشمیر کا، وہ تو کہیں سویا ہوا ہے اور جو ٹیپو سلطان ہے وہ ٹوئٹ سے آگے نہیں بڑھ رہا۔ حالانکہ یہاں آٹھ لاکھ ریگولر آرمی ہے، ایئر فورس ہے، نیوی ہے، ڈرون ہے، میزائل ہے، ایٹم بم ہے، اتنی طاقتور بنیاد کے باوجود ہمارے ٹیپو سلطان جو ہیں وہ امن کی بھیک مانگ رہے ہیں اور ثالثی کی بھیک مانگ رہے ہیں ٹرمپ سے، اس ٹرمپ سے کہ جس نے کہا ہے کہ میں اسلامی دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کا اتحادی ہوں، اس ٹرمپ سے جو فرانس کے اندر مودی کے ہاتھ پر ہاتھ مار کے قہقہے لگا رہا ہے۔ تو یہ بہت افسوسناک صورتحال ہے، خصوصاً حالیہ جو کشمیر پر ہندوستان کی قونصل جنرل نے بیان دیا ہے کہ ہم اسرائیل ٹائپ کا ماڈل مقبوضہ کشمیر میں اپنائیں گے، یعنی وہاں کی مسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کریں گے، جس طرح اسرائیل نے فلسطین میں کیا ہے۔" (سینیٹر مشتاق احمد خان)

ہم اپنی حکومت اور صاحبان اقتدار سے استدعا کرتے ہیں کہ جو ہو گیا اس پر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کریں اور آئندہ کے لئے حجاج کرام کی رقوم کو سود سے ضرور بچائیں اور اگر ان رقوم سے نفع لینا ضروری بھی ہو تو تجاران رقوم کو صاف ستھرے تجارتی کاروبار میں لگا کر اس سے حجاج کی خدمت کریں۔

اسی طرح ہمارا یہ بھی مطالبہ ہے کہ حکومت پاکستان اہل کشمیر کی ہر طرح سے مدد کرے اور انڈیا کے جو عزائم ہیں، تمام سیاسی وعسکری قوتیں مل بیٹھ کر اس کو ناکام بنانے کی ضروری تدابیر اور کوششیں فرمائیں تاکہ جہاں اہل کشمیر کی مدد ہو، وہاں ہمارے ملک کی داخلی وخارجی سلامتی بھی محفوظ ہو:

نوٹ: مذکورہ بالا دونوں حضرات کی یہ تقاریر ہمارے پاس محفوظ ہیں، انہیں سننے کے بعد تحریری شکل میں انہیں ہفت روزہ کے اداریہ کی زینت بنایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے اور ہم سب کو حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہ اجمعین

اسلام کے ساتھ ہمارا رویہ

حضرت مفتی منیب الرحمٰن مدظلہ

مومن خاں مومن نے کہا ہے:

چل دیئے سوئے حرم، کوئے بتاں سے مومن
جب دیا رنج بتوں نے، تو خدا یاد آیا

ہم اگر ریاستی اور قومی پالیسیوں کے حوالے سے اسلام کا حوالہ دیں تو بہت سے لوگوں کو ناگوار گزرتا ہے، کہا جاتا ہے کہ ہم تو ایک آئینی اور قانونی نظام میں بندھے ہوئے ہیں، لیکن جب اس نظام کے اندر رہتے ہوئے انہی لوگوں کی اپنی خواہشات اور ترجیحات پر کوئی زد پڑتی ہے تو اچانک جست لگا کر اسلام کی پناہ لینے میں کوئی جھینپ محسوس نہیں کرتے، بلکہ ڈھیٹ بن جاتے ہیں، ہماری ماضیِ قریب کی تاریخ میں اس کی کئی مثالیں ہیں:

امریکی جاسوس اور بلیک واٹر کے کارندے ریمنڈ ڈیوس نے لاہور میں سرِ عام دہرے قتل کا ارتکاب کیا، قانون کی گرفت میں آگیا، حوالات سے ہوتے ہوئے جیل پہنچ گیا، ریاست کے اندر اس کو نافذ العمل قانونی عمل سے گزارنے اور جرم کے مطابق سزا دینے کی سکت نہیں تھی، تو اسلام کے قانونِ دیت وقصاص کا سہارا لیا گیا اور پس پردہ ایک ہی دن میں سارے معاملات طے پاگئے، بجائے اس کے کہ اس مجرم کو عدالت میں پیش کیا جاتا، عدالت چل کر مجرم کے حضور حاضر ہوگئی، دیت ادا کردی گئی، ریمنڈ ڈیوس کو ریاستی حفاظت میں ایئر پورٹ پہنچایا گیا اور وہاں سے وہ خصوصی پرواز کے ذریعے امریکا پہنچ گیا۔ حالانکہ یہ محض ایک قتل کا جرم نہیں تھا، بلکہ وہ جاسوس بھی تھا، اس نے ذاتی عداوت وانتقام کے جذبے سے مغلوب ہوکر یا ذاتی مدافعت میں یہ اقدام نہیں کیا تھا، بلکہ یہ سراسر ایک دہشت گردی کا جرم تھا اور ان دنوں ملک میں دہشت گردی کی لہر بھی چل رہی تھی، لیکن ”جرمِ ضعیفی“ کا کوئی مداوا نہیں ہوتا، دینی وملّی غیرت و حمیت کی رگ بھی سُن ہو جاتی ہے اور عافیت کی آغوش میں پناہ لینا ہی واحد راستہ رہ جاتا ہے۔

سو مومن خاں مومن کا مذکورالصدر شعر ہمارے حسبِ حال ہے۔ اس کے برعکس اسلام آباد ہائی کورٹ نے ممتاز حسین قادری مرحوم کے لئے سزائے موت کو برقرار رکھتے ہوئے دہشت گردی کی دفعہ اٹھالی تھی، لیکن سپریم کورٹ آف پاکستان نے دہشت گردی کی دفعہ کو دوبارہ بحال کردیا، یہ ایک عدالتی فنی عمل تھا، اس سے نتیجہ بدلنا نہیں تھا، مگر ہر کوئی امریکا تھوڑی ہے۔

یہ پس منظر اس لئے یاد آیا کہ آئین معطل کرنے کے جرم میں سابق صدر جنرل (ر) پرویز مشرف کے خلاف فیصلہ آیا تو بہت سے لوگوں کو اچانک اسلام یاد آگیا اور یہ کہ لاش لٹکانے کی بات انسانیت کی بے حرمتی ہے اور ایسی بات فیصلے میں کیوں لکھی گئی ہے۔ یہاں خصوصی عدالت کا فیصلہ اور اس کے مندرجات موضوعِ بحث نہیں ہیں، بلکہ بحث کا اصل موضوع ہمارا قومی مزاج ہے کہ ہم نے اسلام کو بھی برائے استعمال سمجھ رکھا ہے، ابھی اس پر شور وغوغا بپا کرتے ہوئے چند دن ہی گزرے تھے کہ جنابِ فیصل واوڈا نے جناب احسن اقبال صاحب کے بارے میں فرمایا:

”احسن اقبال عرف ارسطو عرف منافق نواز شریف سے بھی بڑا ڈاکو ہے، اس کو سب سے پہلے پکڑنا چاہیے تھا، لیکن بہت بعد میں پکڑا گیا، اس کی فرنٹ کمپنی اور رشتہ داروں کی فہرست جلد سامنے لاؤں گا، ان کی لوٹ مار نے ملک کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا، ایسے لوگوں کو کم از کم تین دن لٹکانا چاہیے۔“

سو یہ ہماری قیادت کا شعور ہے اور ہمارے حافظے کا حال بھی یہی ہے کہ تین دن پہلے جو چیز خلافِ اسلام تھی، وہ تین دن بعد تین سے ضرب دے کر عین اسلام قرار پائی: فَیَا اَسفیٰ وَیَا لَلعَجب!۔

جنابِ واوڈا کو معلوم ہوگا کہ ان کی اس خواہش کی تکمیل اسلامی شریعت کے تحت ہو پائے گی یا ملکی قانون کے تحت یا وہ ہر قسم کے قانون سے بالاتر ہیں، بس ان کی خواہش ہی قانون ہے۔ کوئی ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ سابق صدر جناب جنرل (ر) پرویز مشرف نے وطنِ عزیز کی بحری، بری اور فضائی حدود امریکا کے سپرد کی تھیں تو کن شرائط

کے تحت، ان کے زوال کے بعد بھی دس سال گزر چکے ہیں، لیکن آج بھی حقائق پس پردہ ہیں، نیز یہ بھی کوئی بتانے کو تیار نہیں کہ چلتے پھرتے، جیتے جاگتے انسانوں کو پکڑوا کر جو امریکا کے حوالے کیا گیا اور اس کے عوض ڈالر وصول کئے گئے، یہ کس ارضی وسماوی قانون کے تحت تھا، موصوف کی کتاب ''اِن دالائن آف فائر'' میں خود انہی کے قلم سے اس کا اعتراف موجود ہے۔

ویسے ''لٹکانے'' کا شوق تو ہمارا قومی مزاج ہے: قصور کا واقعہ ہو، مردان کا ہو، کراچی کا ہو یا بہاولپور کا، پہلا مطالبہ تو یہی ہوتا ہے: ''اس کو چوراہے پر لٹکایا جائے۔'' لیکن جہاں تپش زیادہ ہو، وہاں ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے اسلام یاد آجاتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ آیا اسلام میں جرم کی محض سزا کافی ہے یا نشانِ عبرت بنانا بھی ضروری ہے، تو ''سورۃ النور'' میں زانی مرد وعورت کے لئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''زنا کار عورت اور زنا کار مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ کرنے میں تمہیں ان پر ترس نہیں کھانا چاہئے اور چاہئے کہ ان دونوں کی سزا (کے منظر) کو مسلمانوں کی ایک جماعت دیکھے۔'' (النور:۲)

جدید دنیا مذہب انسانیت کی آڑ میں جرم اور مجرم کے لئے پناہ کا راستہ ڈھونڈتی ہے، جبکہ اسلام کا مزاج یہ ہے کہ معاشرے کو اخلاق باختگی، فحاشی وخرافات سے بچانا اور انسانی جان کا تحفظ ترجیحی ضرورت ہے، اسی لئے زنا کی سزا بر سرِ عام دینا لازمی قرار دی گئی ہے، نیز شادی شدہ زانی اور مزنیہ کو رجم کی سزا دیتے وقت معاشرے کو اس میں شریک کیا جاتا ہے تاکہ پتا چلے کہ یہ جرم پورے معاشرے کے نزدیک قابلِ نفرت ہے اور ایسا مجرم قابلِ رحم نہیں ہے۔

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے (دائیں) ہاتھ کاٹ دو، یہ ان کے کئے کا بدلہ ہے (اور) اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت غالب، نہایت حکمت والا ہے۔'' (المائدہ:۳۸)

پس ''نَکال'' کے معنی مجرم کو ایسی سزا دینا جس سے دوسرے بھی عبرت پکڑیں اور معاشرے میں جرائم کی حوصلہ شکنی ہو، معاشرے کی وسیع تر حرمت اور حفاظت اسلامی شریعت کی ترجیح ہے اور اسی لئے قرآنِ کریم نے ایک بے قصور جان کے تحفظ کو پوری انسانیت کی بقائے حیات سے تعبیر کیا ہے اور ایک بے قصور انسان کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل سے تعبیر کیا ہے۔

اسلام میں سب سے سنگین سزا ''حِرابَہ'' اور ''فَسادِ فِی الاَرض'' کی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ''فَسادِ فِی الاَرض'' کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا:

''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں، ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں چن چن کر قتل کیا جائے یا انہیں سولی پر لٹکایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں یا ان کو زمین سے نکال دیا جائے، یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔'' (المائدہ:۳۳)

امام فخر الدین رازیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اگر یہ دہشت گرد قتل وغارت بھی کریں اور لوٹ مار بھی کریں، تو انہیں قتل کرنے کے ساتھ ساتھ سولی پر بھی لٹکایا جائے، اس لئے کہ اگر سرِ راہ انہیں سولی پر لٹکایا جائے گا، تو یہ اس بات کا اشتہار ہوگا کہ انہوں نے انسانیت کے خلاف اتنا بڑا جرم کیا ہے، پس یہ دوسروں کے لئے سامانِ عبرت بنے گا اور وہ جرم سے باز

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، ہالانی

ہالانی... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ ہالانی کے زیر اہتمام ۱۱ دسمبر بروز بدھ بعد نماز عشاء فاروق اعظم مسجد کمبوہ محلہ ہالانی میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ زیر صدارت حضرت مولانا سائیں ڈاکٹر نثار احمد شاہ، زیر نگرانی حضرت مولانا سیّد حماد اللہ شاہ، تلاوت حافظ سجاد احمد کمبوہ، نعت محمد ابراہیم معرفانی، اسٹیج سیکریٹری مولانا محمد شعیب ناگور، منتظمین محمد الیاس کمبوہ، محمد اشرف کمبوہ۔ بیانات: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)، مولانا تجمل حسین (مبلغ ختم نبوت نوابشاہ)، آخری بیان ودعا حضرت مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

آ جائیں گے اور اگر یہ لوگ صرف لوگوں کو خوف زدہ اور ماحول کو دہشت زدہ کر رہے ہوں، تو ان کا زمین سے اٹھایا جانا (یعنی موجودہ حالات میں جیل میں ڈالنا) از حد ضروری ہے۔''

آج کل ہمارے ہاں ثبوتِ جرم کے بغیر طویل عرصے تک جو لوگوں کو قید رکھا جاتا ہے، اس وقت اسلام کسی کو یاد نہیں آتا کہ یہ شعار یا یہ قوانین روحِ اسلام کے منافی ہیں، اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ پہلے جرم ثابت کرو اور پھر اس کے مطابق سزا دو، سو اگر کسی شخص کو عرصے تک جیل میں رکھا گیا اور بالآخر وہ عدمِ ثبوتِ جرم کی بنا پر بری بھی ہو گیا، تو ایک بے قصور شخص کی جیل کی سزا اور رسوائی کا بدل کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کے قانون میں تو اس کی اجازت نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا قانون ہمیں صرف اپنے مقصد کے لئے یاد آتا ہے۔

نیز سابق چیف جسٹس آف پاکستان جنابِ جسٹس (ر) آصف سعید کھوسہ نے ایک آبزرویشن میں کہا یا فیصلے میں لکھا: ''ہم قانون کے مطابق انصاف کرتے ہیں'' سانحہ ساہیوال کے مجرموں کا چھوٹ جانا ''قانون کے مطابق انصاف ہی تو تھا''، ورنہ قتل تو سرِ عام ہوا تھا اور قاتل بھی گرفتار ہو چکے تھے، موجودہ حکومت کے دور میں یہ ایک ایسا سانحہ ہوا کہ اب سانحہ ماڈل ٹاؤن کو وقتاً فوقتاً یاد کرنے کی اخلاقی برتری کو وہ کھو چکے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اب دونوں سانحات کو بھول جانے ہی میں ان کے لئے سامانِ عافیت ہے۔

اسی طرح سابق چیف جسٹس میاں ثار احمد کی عدالت میں ان کے طلب کردہ توہینِ عدالت کے ملزمین یا مجرمین آتے، اپنی غلطی پر اعتذار کرتے، عدالت کے احترام کی یقین دہانیاں کراتے، اپنی حسنِ نیت کا اظہار کرتے، مگر عدالت کہتی: ''تم نے جو کہا ہے، حکم اس پر لگے گا''، مگر جب ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور ناموسِ مقدساتِ دین کا مسئلہ آتا ہے تو نیت پر اور آخرت پر چھوڑ دیا جاتا ہے، جبکہ ملکی قانون بھی یہی کہتا ہے اور شرعی قانون بھی یہی کہتا ہے کہ حکم ظاہر پر لگے گا، باطن کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہوگا، کیا یہ رویہ اس امر کا بیّن ثبوت نہیں ہے کہ ہمارا نظامِ تحفظِ ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اتنا حساس نہیں ہے، جتنا کہ ناموسِ عدالت اور دیگر مقتدر شخصیات کے تحفظ کے لئے ہے۔

اسی طرح آئے دن ہم دیکھتے ہیں کہ ارکانِ پارلیمنٹ اپنی اپنی جماعتوں کے قائدین کی ناموس کے لئے جب سراپا احتجاج بنتے ہیں تو آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور تمام تر اخلاقی حدوں کو عبور کر لیتے ہیں، لیکن کبھی نہیں دیکھا کہ اسی صوت و آہنگ کے ساتھ یہ سب یک زبان و یک جان ہو کر ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور ناموسِ مقدساتِ دین کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہوں، حالانکہ یہ سیاسی رہنما تو صرف دنیا میں ہی انہیں کوئی حقیقی یا متوقع فائدہ پہنچا سکتے ہیں، جبکہ ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی اور مقدساتِ دین کا دل و جان سے تحفظ اور ان کے لئے سرگرم ہونے میں دنیا و عاقبت دونوں کی فلاح ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق مرحمت فرمائے۔ ☆☆

انتقالِ پُر ملال

تونسہ شریف (مولانا عبدالعزیز لاشاری) تونسہ شریف میں حکیم جعفر برادری کا تعلق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف اور جمعیت علما اسلام سے سالہا سال سے چلا آ رہا ہے۔ ۳ رستمبر ۲۰۱۹ء کو حکیم عبدالرحمٰن جعفر کی ہمشیرہ حکیم عبدالقادر جعفر، حکیم عبدالکریم جعفر، حکیم عبدالرحیم جعفر کی پھوپھی صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔ مرحومہ عالمہ، قاریہ، حافظہ تھیں، گھر میں لڑکیوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے درس گاہ قائم کی ہوئی تھی، سینکڑوں لڑکیوں کو قرآن پاک حفظ کرایا۔ خانقاہ سراجیہ میں بھی دینی خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ مرحومہ وقت کی ولیہ، علما دین کی قدردان، بزرگوں کے سالانہ تبلیغی پروگرام کا اپنے گھر پر اہتمام کرتیں جس میں تحصیل بھر کی خواتین شریک ہوتیں۔ ۲۹ رنومبر ۲۰۱۹ء جمعۃ المبارک کے دن حکیم عبدالقادر جعفر، حکیم عبدالرحیم جعفر، حکیم عبدالکریم جعفر کی والدہ صاحبہ بھی انتقال کر گئیں۔ محترمہ کا ختم نبوت کاز سے دلی لگاؤ تھا۔ علما ختم نبوت کی مہمان نواز تھیں، ان کے انتقال پُر ملال پر تعزیت کے لئے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن، مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا خواجہ خلیل احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اقبال میلسوی مبلغ ختم نبوت ان کے گھر تشریف لائے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فون پر اظہارِ تعزیت کیا، ملک بھر کی دینی قیادت نے حکیم جعفر برادری سے اظہارِ تعزیت کیا اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا۔ کارکنانِ ختم نبوت، مبلغین ختم نبوت، حکیم جعفر برادری کے غم میں برابر کی شریک ہیں اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی۔

آسان بیان القرآن مع تفسیر عثمانی

اردو تفاسیر میں شاہکار اضافہ

گزشتہ سے پیوستہ

اک حسین اتفاق:

چند برس قبل موصوف سے معمول کے مطابق جامعہ میں سرِ راہ ملاقات ہوئی تو اپنی گاڑی سے ایک کتاب نکال کر دیتے ہوئے کہا کہ ''میں نے ایک کوشش کی ہے'' میں نے دیکھا تو ''اسلام اور دورِ حاضر کے شبہات و مغالطے'' نام کی کتاب تھی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ کی تحریر کردہ ہزاروں صفحات پر مشتمل مضامین و کتب اور سینکڑوں بیانات کے مرتب مجموعوں سے ''برادر موصوف'' نے انتہائی علمی فراست و بصیرت سے جمع و ترتیب دیکر عوام و خواص کے لئے یکساں مفید کاوش پہ مشتمل تھی۔

مولانا نے بتایا کہ یہ آج ہی پبلشر نے چند نسخے بھیجے ہیں۔ بقیہ چند دنوں کے بعد چھپ کر آ ئیں گی۔

اس کتاب کی بابت لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ چند روز قبل بھائی مولانا عمر انور سے جامعہ میں ملاقات اور نشست ہوئی تو اپنی گاڑی سے ایک مجلد کتاب کا نسخہ منگوا کر دکھایا تو ''آسان بیان القرآن مع تفسیر عثمانی'' نام درج تھا۔ اس پر جلد اول کی نشاندہی بھی تھی۔ تسہیل و ترتیب ''عمر انور بدخشانی'' بھی درج تھا۔ برادر موصوف نے بتایا کہ گزشتہ کئی سالوں سے اس عنوان پہ کام کر رہا تھا اور اب اللہ نے اس کو مکمل فرمایا ہے۔ اور آج ہی اس کا ایک نسخہ پریس سے آیا ہے۔ اور آپ کو سب سے پہلے دکھا رہا ہوں۔ دل سے خوب دعائیں نکلیں اور پھر اس بابت موصوف سے کافی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ تقریباً تین برس قبل انہوں نے جب ''اسلام اور دورِ حاضر کے شبہات و مغالطے'' پیش کی تھی تو اس وقت بھی حسن اتفاق سے راقم کو ہی پہلی کتاب پیش کی تھی۔ اور اب یہ شاہکار تفسیر بھی دکھائی تو دل باغ باغ ہوگیا۔ لیکن

مولانا محمد طلحہ رحمانی مدظلہ

بہرحال اس بار انہوں نے صرف دکھانے پہ اکتفا کیا اور وجہ یہ بتائی کہ یہ تین جلدیں ایک ساتھ طباعت کے مراحل میں ہیں پھر ایک ساتھ پیش کریں گے۔

آسان بیان القرآن مع تفسیر عثمانی:

اردو زبان میں بیان القرآن و تفسیر عثمانی کو اللہ نے جس قبولیت سے نوازا ہے اس سے ہر صاحب علم خوب واقف ہے۔ برسوں ان تفاسیر سے لاتعداد عوام و خواص مستفید ہوتے چلے آرہے ہیں۔ خصوصاً درس و تدریس کی دنیا سے وابستہ اہل علم نے ان ہی دو تفاسیر سے بنیادی طور پر استفادہ کیا۔ مولانا عمر انور سلمہ اللہ نے اس تفسیر کے سرورق پر ترتیب سے یوں لکھا ہے۔

1) ترجمۂ قرآن..... شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمہ اللہ

2) خلاصۂ تفسیر..... حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

3) فوائد تفسیر..... شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ

برادرم مولانا عمر انور سلمہ اللہ نے مذکورہ تین خصوصیات کو یکجا کر کے آیت بہ آیت ترجمہ، تفسیر کا خلاصہ اور فوائد کو سہل اردو میں ترتیب دیا ہے۔ پہلی جلد فاتحہ تا سورہ توبہ، دوسری جلد سورہ یونس تا قصص اور تیسری جلد سورہ روم تا سورہ والناس ہے۔

ہمارے مدارس دینیہ میں درس نظامی میں تفسیر جلالین سے قبل تین سالوں (ثالثہ، رابعہ، خامسہ) میں ترجمہ و تفسیر پڑھانے کی ترتیب کے بھی مطابق ہے۔ جبکہ درجہ ثانیہ میں آخری عم پارہ نصاب میں شامل ہے۔ مذکورہ ترتیب سے پڑھانے والے اساتذہ و طلباء کرام کے لئے یکساں مفید اور ایک بہترین جامع خلاصہ تفسیر بھی ہے۔

مساجد میں دروس قرآن کے حلقوں کے لئے بھی یہ تفسیر ایک جامع مربوط خلاصہ کی صورت میں معین و مفید ہوگی۔

سالانہ دورہ تفسیر پڑھانے اور پڑھنے والوں کے لئے بھی زبردست تحفہ ہے۔ جبکہ تفاسیر قرآن کے مستقل مطالعہ کا ذوق رکھنے والوں کے لئے بھی دو مایہ ناز تفسیر کی تسہیل اور خلاصہ کے طور پر بھی ایک جامع مجموعہ ہے۔ برادر موصوف سلمۂ اللہ نے سالوں کی عرق ریزی سے تینوں جلدوں کی تیاری میں خوش خطی کے حسنِ ذوق کے مطابق کام کیا ہے۔ اللہ نے فن خوش نویسی و خطاطی کے

رموز کے اعلیٰ فنی صلاحیت کا خوب ذوق بھی عطاء کیا ہے۔کئی شہرہ آفاق کتب ورسائل کے سرورق (ٹائٹل) آپ کے ذوق کے عکاس ہیں۔

تین جلدوں پر مشتمل اس جامع تفسیر پر راقم کا تبصرہ وتجزیہ سورج کو چراغ دکھانے کی مانند ہوگا۔اس جامع علمی شاہکار کی بابت برادرم سلمۃ اللہ یوں رقمطراز ہیں:"بندہ کے اس کام کی ابتدا تفسیر عثمانی سے ہوئی تھی، ویسے تو طالب علمی کے زمانہ سے ہی"تفسیر عثمانی" سے استفادہ کی کوشش رہی، لیکن بعد میں درس وتدریس کے دوران اس کی اہمیت مزید دل میں جاگزیں ہوگئی،مطالعہ کے دوران بار بار یہ خیال آتا کہ تفسیر عثمانی کو حواشی کے بجائے عام فہم اور آسان انداز میں مرتب کر کے پیش کیا جائے، تاکہ مطالعہ کرنے والے کو تفسیری فوائد وحواشی ڈھونڈنے کی دشواری نہ ہو اور آیت کے ترجمہ کے ساتھ ہی اس کے تفسیری فوائد درج ہوجائیں تاکہ یکسوئی کے ساتھ قرآن کریم کی آیات کے مطالب ذہن نشین ہوسکیں، یہی بات کئی اساتذہ کرام اور متعدد باذوق رفقاء درس سے بھی سننے کو ملتی رہی ، چنانچہ اساتذہ کرام اور ساتھیوں سے مشورہ کے بعد تقریباً چھ سال قبل یہ کام اللہ کا نام لے کر شروع کردیا، دیگر مصروفیات کے ساتھ جیسے جیسے موقع ملتا تھوڑا تھوڑا کر کے یہ کام ازخود کمپیوٹر پر کرتا رہا، الحمد للہ !تقریباً تین ساڑھے تین سال کے عرصہ میں تفسیر عثمانی کی ترتیب نو کا کام اللہ تعالیٰ نے مکمل کروادیا،اس کے بعد ساتھیوں کا اصرار رہا کہ اسے شائع کردیا جائے ،لیکن اللہ تعالیٰ نے دل میں یہ بات ڈالی کہ تفسیر عثمانی کے ساتھ حضرت تھانویؒ کی شہرہ آفاق تفسیر"بیان القرآن" کے ترجمہ وتفسیری فوائد کو آسان زبان میں ڈھال کر ساتھ ہی شامل کردیا جائے ،اس طرح اردو زبان کی دو مستند اور مقبول ترجموں اور تفسیروں سے ایک ساتھ استفادہ آسان ہوجائے گا، چونکہ تفسیر بیان القرآن کے متداول مطبوعہ نسخے عصر حاضر کے اشاعتی تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں،جس کی وجہ سے صحیح طور پر استفادہ مشکل ہوتا جارہا ہے"۔

مزید اس جامع خلاصہ کی افادیت وترتیب کو واضح کرنے کے لئے مولانا سلمہ اللہ نے چند نکات یوں لکھے ہیں۔

"اس تمہید وپس منظر کے بعد اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ اشاعت"آسان بیان القرآن مع تفسیر عثمانی" کی ترتیب بیان کردی جائے جس کے ضمن میں بقیہ متعلقہ تفصیلات بھی سامنے آجائیں گی۔

1)قرآنی آیات کے متن کا ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمہ اللہ کا تحریر کردہ ہے۔

2)ترجمہ کے بعد حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی تفسیر بیان القرآن ہے،جس کا عنوان بندہ نے اپنے پرنانا اور صاحب معارف القرآن مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی اتباع میں"خلاصہ تفسیر" رکھا ہے، حضرت مفتی صاحب قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس کا نام خلاصہ تفسیر رکھنا اس لئے موزوں ہوا کہ خود حضرت رحمہ اللہ نے خطبہ بیان القرآن میں اس کے متعلق فرمایا ہے کہ:"اس کو تفسیر مختصر یا ترجمہ مطول کہا جاسکتا ہے"۔

3)تفسیر بیان القرآن کا ایک خاص وصف سورتوں اور آیات کے درمیان نظم یعنی ربط ومناسبت کا اہتمام ہے، چنانچہ"خلاصہ تفسیر" کے عنوان کے بعد آیت کے ترجمہ وتفسیر سے پہلے اس آیت کا ماقبل سے ربط بھی آسان زبان میں بیان کردیا گیا ہے، آیتوں کے درمیان ربط کے علاوہ سورتوں کے درمیان ربط کا بھی حضرت نے اکثر اہتمام فرمایا ہے، بقول پروفیسر مولانا عبدالباری ندویؒ"بیان القرآن نے یہ خدمت بقدر ضرورت پوری فرمادی کہ ہر چھوٹا بڑا حصہ اور ہر چھوٹی بڑی آیت دوسری سے اس طرح مربوط ہوگئی ہے کہ ہر آیت کا قوسین کے ساتھ جو تفسیری ترجمہ فرمایا دیا گیا ہے اگر اس کو آدمی پڑھتا چلا جائے تو معلوم ہوگا کہ ایک بے تکلف مسلسل ومربوط کتاب پڑھ رہا ہے"۔

4)حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے"تفسیر" کے عنوان سے ایک خاص اسلوب میں قرآنی آیت کا ترجمہ وتشریح کا اہتمام فرمایا ہے، چونکہ قرآن کریم سمجھنے کے لئے بسااوقات صرف ترجمہ کافی نہیں ہوتا اس لئے حضرت تھانویؒ نے ترجمہ کے ساتھ قوسین () میں کچھ تشریحی الفاظ یا جملے بڑھا کر قرآن کریم کے مضامین کی عمدہ وضاحت فرمائی،البتہ قرآنی آیت کے ترجمہ میں لازمی احتیاط اور امتیاز کے پیش نظر اسے خط کشیدہ Overline بھی کررکھا تھا جو ترجمہ کے متن کی علامت ہے،جس کا بندہ نے بھی اس اشاعت میں خاص طور پر اہتمام کیا ہے، چنانچہ خط کشیدہ الفاظ میں ترجمہ قرآن ہے اور بیان القوسین () اس کی تفسیر ہے۔

5)ترجمہ وتفسیر کے بعد جہاں کسی ضروری بحث کا بیان یا کسی شبہ کا ازالہ ضروری ہوا تو وہاں ترجمہ وتشریح کے بعد"ف" کا عنوان لگا کر حضرت تھانویؒ نے اس کو بھی مختصراً بیان فرما

دیا، چنانچہ بندہ نے ان تفسیری فوائد کو بھی الفاظ و تعبیرات کی معمولی تبدیلی کے ذریعہ مختصر اور آسان زبان میں پیش کرنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے، آیت کے جس حصے سے متعلق تفسیری فائدہ ہے وہاں ”فائدہ“ کے بجائے آیت کے اس حصہ کو عنوان بنا کر نشاندہی کی گئی ہے۔

6) تفسیر بیان القرآن میں ایک مستقل سلسلہ مسائل اخلاق وسلوک کا ہے، یعنی جن جن آیات سے تزکیہ و اخلاقیات کا کوئی مسئلہ مستنبط ہوتا ہے وہاں اس کو حضرت تھانویؒ نے وجہ استنباط کے ساتھ ذکر فرمادیا ہے، اس اشاعت میں دیگر تفسیری فوائد کے ساتھ ساتھ ان مسائل تزکیہ واخلاق کو بھی آسان اور مختصر زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

7) آیت کے خلاصہ تفسیر اور دیگر متعلقہ فوائد وتشریح کے بعد بیان القرآن کا حصہ پورا ہوجاتا ہے، اس کے بعد علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے تفسیری فوائد ذکر کیے گئے ہیں، درمیان میں امتیاز کے لئے ایک لمبی سرخ لکیر ڈال دی گئی ہے، تاکہ بیان القرآن اور تفسیر عثمانی میں امتیاز برقرار رہے، اور مطالعہ کرنے والا یہ بآسانی سمجھ جائے کہ اس امتیازی لکیر کے بعد اس مذکورہ آیت سے متعلق علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے تفسیری فوائد شروع ہورہے ہیں۔

8) علامہ عثمانیؒ کے تفسیری فوائد عدد کی ترتیب کے اعتبار سے ہیں جس کی طرف اوپر آیت کے ترجمہ میں عدد کے ذریعے بھی نشاندہی کردی گئی ہے، البتہ جس آیت کے تحت فوائد عثمانی زیادہ یا تفصیلی تھے وہاں عدد کے ساتھ ساتھ آیت کے اس متعلقہ حصے کے ذریعہ بھی نشاندہی کردی گئی ہے۔

9) بیان القرآن کو آسان کرنے کے لئے دیگر تفاسیر کے ساتھ ساتھ درج ذیل تفسیروں سے بطور خاص مدد لی گئی...

۱۔ معارف القرآن...... مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ۔

۲۔ تسہیل بیان القرآن ... حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ۔

۳۔ معارف القرآن ......حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب رحمہ اللہ۔

۴۔ تفسیر ماجدی ...... حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی صاحب رحمہ اللہ (مسائل السلوک کی تسہیل کی حد تک)۔

اگر یہ کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہوگا کہ یہ مجموعہ تفسیر ”آسان بیان القرآن مع تفسیر عثمانی“ اردو کی کئی بھاری اور ضخیم تفسیروں کا ایک قسم کا خلاصہ اور متن ہے، غرض اس مجموعہ میں برصغیر کے دو مستند مشہور ترجموں ترجمہ حضرت شیخ الہند، اور ترجمہ حضرت تھانویؒ، اسی طرح دو مشہور تفسیریں: بیان القرآن اور تفسیر عثمانی یکجا ہوگئیں، ضخامت سے بچنے اور اس مجموعہ تفسیر کو تین جلدوں تک محدود رکھنے کے لئے ”آسان بیان القرآن“ میں کچھ امور فی الحال شمولیت سے رہ گئے، اس ارادے اور امید پر کہ ”آسان بیان القرآن“ کو مستقل طور پر ان شاء اللہ بہت جلد علیحدہ بھی شائع کیا جائے گا تو اس میں وہ چیزیں بھی شامل کردی جائیں گی“۔

اللہ تعالی برادر محترم مولانا عمر انور سلمہ اللہ کی اس کاوش کو امت کے لئے نافع بنائے، اور اس شاہکار کی اشاعت وطباعت میں جن جن احباب کی کوششیں اور کاوشیں شامل رہیں ان سب کو کلام الٰہی کی تمام برکات و فیوضات سے مستفید فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔☆☆

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، شہداد پور

شہداد پور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مکہ مسجد شہداد پور میں ۹/دسمبر بروز پیر سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی سرپرستی حضرت مولانا محمد سلیم مدظلہ شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ دارالعلوم الحسینیہ نے فرمائی۔ کانفرنس کی صدارت شیخ المشائخ خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے جانشین ولی ابن ولی حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے فرمائی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی محمد اسلم شاکر مدظلہ نے انجام دیئے۔ تلاوت کی سعادت مولانا یاسر اسلام نے حاصل کی۔ حافظ عمار اور حافظ وقاص نے حمد ونعت پیش کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے بیان کیا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خصوصی خطاب فرمایا۔ آخر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سلیم مدظلہ نے اختتامی کلمات کہے اور حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

بھارت میں مسلمانوں پر وحشیانہ تشدد!

مولانا محمد زکریا نعمانی

مسلمان اپنے ایمان اور تشخص کو بچانے کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتا ہے، ایمان ہی اس کی پہلی اور آخری پونجی ہوتی ہے، جس کے سہارے وہ اپنی زندگی گذارتا ہے، قبر، پل صراط، حشر اور جنت و دوزخ سے متعلق عقائد بھی ایمان سے متعلق ہیں جس کی وجہ سے عمل سے کوسوں دور مسلمان بھی ایمان کی خاطر سب کچھ لٹا دیتا ہے تاکہ کبھی نہ کبھی اُسے بخشش کا پروانہ حاصل ہو اور رب ذوالجلال کے سامنے سرخروئی ملے، لہٰذا عمل کے اعتبار سے کمزور سے کمزور ایمان والا بھی اس وقت طاقتور مسلمان بن جاتا ہے جب اس سے اس کے ایمان اور تشخص چھیننے کی کوشش کی جاتی ہے، وہ کسی بھی قیمت پر ایمان کا سودا نہیں کرتا، چاہے اس کوشش میں اس کی جان چلی جائے۔

آج کل ہندوستان کے مسلمانوں پر بھی کچھ اس طرح کے حالات ہیں، جہاں ان کے ایمان اور تشخص کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسلام دشمن لوگوں نے مشہور تو یہی کروایا ہے کہ ہندوستان میں اسلام بزور شمشیر پھیلا، مغلیہ سلطان ظہیرالدین بابر، محمود غزنوی اور اورنگزیب عالمگیر جیسے بادشاہوں نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر ہندوستان میں اسلام کو مضبوط کیا، لیکن انصاف اور فراخدلی کے ساتھ تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کا تعلق عرب دنیا کے ساتھ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پہلے کا ہے، ہندوستان کے مختلف قبائل جٹ، ٹھاکر، مید، سیابچہ یا سیابجہ، احامرہ، اساورہ، بیاسرہ تجارتی قافلوں کی صورت میں عرب کے مختلف ممالک جیسے بحرین، بصرہ، مکہ اور مدینہ میں آباد تھے، وہ لوگ ہندوستان سے ناریل، لونگ، صندل، روئی کے مخملی کپڑے، سندھی مرغی، تلواریں، چاول اور گیہوں عرب کی منڈیوں میں لے جاتے تھے، نیز تاریخ طبری میں درج ہے کہ: ۱۰ھ میں نجران سے بنو حارث بن کعب کے مسلمانوں کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا: ''یہ کون لوگ ہیں؟ جو ہندوستانی معلوم ہوتے ہیں۔'' (تاریخ طبری)

اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی ہندوستانی لوگوں کا مختلف کاموں کے سلسلے میں آنا جانا تھا، جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پہچانتے تھے۔

تاریخ وجغرافیہ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جاٹ برصغیر سے ایران پہنچے وہاں کے مختلف قصبات میں آباد ہوئے، پھر ایران سے عرب گئے اور وہیں بودوباش اختیار کرلی۔

یہ واقعہ تو بہت مشہور ہے کہ ہندوستان کے ایک ساحلی علاقہ مالابار کے بادشاہ ''چکرورتی فرماس'' نے شق القمر کا معجزہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ذمہ داری سونپ کر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہونے کے لئے نکل پڑے۔

ان تمام واقعات سے یہ بات واضح ہے کہ ہندوستان میں اسلام کو لانے اور پھیلانے والے خود ہندوستانی تھے جو پہلے ہندو تھے بعد میں مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاق اور اوصاف حمیدہ کے گرویدہ ہوکر مسلمان ہوگئے، اور عرب کے تجارتی قافلے کیرالہ شہر کے ساحلی علاقہ مالابار آتے رہتے تھے، مالابار ہندوستان کا خوبصورت اور دلکش ساحلی علاقہ ہے جہاں دنیا کی دوسری قوموں نے بسنے کی کوشش کی لیکن عربوں نے یہاں کسی اور کو بسنے نہیں دیا، وہیں انہوں نے شادیاں کرلیں اور گھربار بسا لئے، لہٰذا باقی ہندوستان میں اسلام یہاں سے بھی پھیلا ہے۔

اسلام سے پہلے ہندوستان جہالت کا گڑھ تھا جہاں سینکڑوں کی تعداد میں خدا تھے، جس نے جس کو چاہا اپنا خدا بنالیا، جس کے

نتیجے میں ان کے اندر ہزاروں طبقات بن گئے ، ہر طبقہ دوسرے طبقہ کے خلاف صف آراء رہتا تھا ،انتہائی خستہ حالی اور بے ہنگم زندگی گذارتے تھے ، لیکن جوں جوں مسلمانوں کی آمد ہندوستان میں ہونے لگی تو مسلمان اپنا تمدن اور رہن سہن کا طریقہ بھی ان کو سکھانے لگے جس کی وجہ سے یہاں نئی ثقافت اور شناخت نے جنم لیا اور یہاں کے لوگ بھی تمدن اور علم سے آراستہ ہونے لگے۔ لہٰذا ہندوستان میں مسلمانوں کا وجود ہزار سال پہلے سے ہے ، جہاں مسلمان اور ہندو ایک ساتھ رہ رہے ہیں۔

پچھلے دنوں بھارتی پارلیمنٹ نے مسلمانوں کے خلاف ایک متعصبانہ بل پیش کیا، جس کے مطابق پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان سے جاکر ہندوستان بسنے والے تمام دوسرے مذاہب کے لوگوں کو تو بھارتی شہریت مل سکتی ہے، البتہ ان ممالک کے مسلمانوں کو بھارتی شہریت نہیں مل سکتی۔ اس بل کے پاس ہونے کے بعد پورے ہندوستان میں احتجاج ہونے لگا، جہاں جہاں مسلمان بستے ہیں وہ اپنے اپنے علاقوں میں اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرنے لگے اور انہوں نے اسے مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک قرار دیا۔

اس فیصلے کے خلاف احتجاج کو روکنے کے لئے بھارتی حکومت نے پولیس کی بھاری نفری مقرر کردی، جس نے تمام حدوں کو پامال کرتے ہوئے مظاہرین کے خلاف وحشیانہ تشدد کیا، دہلی کی مشہور یونیورسٹی جامعہ ملیہ کے اندر گھس کر وہاں پڑھنے والے طلبہ کو زدوکوب کیا،ان پر خوفناک تشدد کیا،انہیں خون میں نہلا دیا، اب تک سو کے قریب لوگ ہلاک ہو چکے ہیں، اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں، بھارتی حکومت مظاہرین کے خلاف طاقت کا بے دریغ استعمال کر رہی ہے اور مسلمانوں کو انتہائی دردناک انداز سے مار پیٹ کررہی ہے۔ مرد تو مرد بچے، بوڑھے اور خواتین پر بھی وحشیانہ انداز میں لاٹھی چارج کیا جارہا ہے، مسلمان اپنے گھروں اور علاقوں میں محفوظ نہیں ہیں، وہ ہر جگہ محصور اور ظلم کا شکار ہیں، دسیوں ویڈیوز منظر عام پر آ گئی ہیں، جہاں دیکھا جاسکتا ہے کہ کس طرح بھارتی پولیس مسلمانوں کے املاک کو نقصان پہنچارہی ہیں۔

ایک طرف پورے ہندوستان میں مسلمان سراپا احتجاج ہیں مگر بدقسمتی سے پوری دنیا بشمول اسلامی ممالک، مسلمانوں کی بے بسی کا تماشا دیکھ رہے ہیں، او آئی سی نے ابھی تک اس پر برائے نام کوئی ایکشن تک نہیں لیا، سلامتی کونسل میں کوئی اجلاس طلب نہیں کیا گیا، کسی مسلم لیڈر نے اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی، کسی انگریز ملک کے سربراہ نے کوئی مذمتی بیان جاری نہیں کیا، اسی طرح کا تشدد اگر کسی اسلامی ملک میں غیر مسلموں پر ہوتا تو پوری دنیا چیخ پڑتی اور اسے اپنا مسئلہ بتاتی، مگر خون مسلم اتنا ارزاں ہو چکا ہے کہ روز سینکڑوں ویڈیوز پوری دنیا میں وائرل ہورہی ہیں مگر انسانیت سے عاری کسی انسانی حقوق کی تنظیم کے کان میں جوں تک نہیں رینگ رہی، اور اس کے خلاف عالمی سطح پر کوئی ایکشن نہیں لیا جارہا، مگر سلام ہے ان بھارتیوں پر جو مسلمان نہیں ہیں لیکن مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ اس فیصلے کے خلاف احتجاج کررہے ہیں، انہوں نے احتجاج میں مسلمانوں کو اکیلا نہیں چھوڑا بلکہ یہ لوگ بھی قدم قدم پر مسلمانوں کے ساتھ مظاہرے میں شریک ہیں، جس کی وجہ سے ان کی بھی جانیں گئی ہیں اور یہ لوگ بھی زخمی ہوئے ہیں مگر پھر بھی انہوں نے مسلمانوں کا ساتھ دینا نہیں چھوڑا، مسلمان حکمرانوں کو کم از کم ان بھارتی غیر مسلموں سے سبق سیکھنا چاہئے جو مسلمان نہ ہونے کے باوجود مسلمانوں کا درد محسوس کررہے ہیں، مگر مسلم حکمران مسلمان ہونے کے باوجود کچھ کرنے سے گھبرا رہے ہیں، آخر مسلمانوں کا جرم کیا ہے؟ یہی کہ وہ کلمہ پڑھتے ہیں! ایک اللہ کو مانتے ہیں! ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں!! ورنہ تو یہی مسلمان وہاں ہزاروں سال سے رہ رہے ہیں آج ان پر یہ قیامت کیوں ڈھائی جارہی ہے، کیا کلمہ کی سزا موت ہے؟ لیکن کلمہ اپنا اثر رکھتا ہے، اسی کلمہ کی بنیاد پر ایک مرتبہ ہندوستان تقسیم ہوا تھا، کیا ہندوستان اس کلمے کی بنیاد پر دوبارہ تقسیم ہونا چاہتا ہے؟ کیونکہ آج بھی وہاں اتنے مسلمان آباد ہیں کہ اگر وہ آزادی حاصل کرلیں تو دنیا کا سب سے بڑا مسلم ملک بن جائے۔ لہٰذا ہندوستان ہوش کے ناخن لے، مزید ٹکڑوں سے بچنا چاہتا ہے تو مسلمانوں کو ان کے بنیادی حقوق دے، ان پر زمین تنگ نہ کرے، ورنہ ہر زبان پر آزادی ہوگی اور کشمیر سمیت ایک اور مسلمان ملک دنیا کے نقشے پر ابھر کر رہے گا۔

☆☆..........☆☆

کوالالمپور کانفرنس اور امت مسلمہ کی صورت حال

ملائیشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں مسلم حکمرانوں کی سہ روزہ عالمی کانفرنس مختلف اہم اعلانات کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی ہے، جس سے مسلم دنیا کے معاملات ایک نیا رخ اختیار کرتے دکھائی دے رہے ہیں اور کچھ مسائل جن پر اب تک بعض حلقوں میں گفت وشنید کا ماحول پایا جاتا تھا ان پر اب قدرے وسیع دائرے میں بحث ومباحثہ کا سلسلہ چل نکلا ہے، جو وقت کی ضرورت بھی ہے کہ مسلم امہ کی موجودہ صورتحال اور اس کے بیشتر مسائل ومشکلات کے حل نہ ہوسکنے کی وجوہ واسباب پر بحث وتمحیص بہرحال دن بدن ناگزیر ہوتی جارہی ہے۔ان میں سے چند امور پر ہم ابتدائی طور پر کچھ گزارشات پیش کرنا چاہ رہے ہیں۔

پہلا مسئلہ تو عالم اسلام میں قیادت کے بحران کا ہے جو اب سے ایک صدی قبل خلافت عثمانیہ کے خاتمہ سے شروع ہوا تھا اور اس کی سنگینی میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔خلافت عثمانیہ کے بعد اس کی صحیح صورت یہ تھی کہ عالمی نقشہ پر سعودی عرب کے نام سے نمودار ہونے والی نئی ریاست عرب ہونے کی وجہ سے اور حرمین شریفین کی خدمت کا اعزاز رکھنے کے باعث خلافت کا عنوان اختیار کرتی، جس کا سعودی عرب کے بانی شاہ عبدالعزیز بن سعود کو مشورہ بھی دیا گیا تھا۔اگر ایسا ہوجاتا تو عالم اسلام کو عالمی قیادت کا تسلسل مل جاتا کہ خلافت عثمانیہ نے عربوں سے ہی خلافت حاصل کی تھی اور صدیوں تک حجاز مقدس سمیت بہت سے مسلم اور عرب ممالک اس خلافت کے پرچم تلے اپنا اپنا کردار ادا کرتے رہے ہیں۔مگر سعودی عرب نے خلافت کی بحالی کی بجائے سلطنت کا ٹائٹل پسند کیا، جس کے اسباب وعوامل

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

کچھ بھی ہوں مگر نتیجہ یہ سامنے آیا کہ امت مسلمہ عالمی قیادت کے سائے سے محروم ہوگئی اور سعودی عرب اپنے دینی تشخص، حرمین شریفین کی خدمت اور دنیا کے مختلف حصوں میں امت مسلمہ کے مسائل میں مخلصانہ تعاون کے باعث احترام اور تعظیم کا مقام حاصل کرنے کے باوجود قیادت کی ضروریات کو پورا نہ کرسکا۔اس لئے اس خلا کو پُر کرنے کے لئے متبادل ذرائع کی تلاش امت مسلمہ کی ضرورت بن گئی۔اس دوران ہردلعزیز سعودی حکمران شاہ فیصل شہیدؒ نے اپنے ملّی کردار، دینی حمیت اور ملت اسلامیہ کی اجتماعیت کے لئے جدوجہد کی وجہ سے عالم اسلام میں محبوبیت کا ایسا مقام پالیا تھا کہ ان سے مسلم امہ نے عالمی سطح پر قیادت کی بجاطور پر توقعات وابستہ کرلیں مگر ان کی شہادت نے یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہونے دیا۔

دوسرا مسئلہ عالم اسلام کی داخلی وحدت اور خودمختاری کا ہے کہ امت مسلمہ عالمی قوتوں کی کشمکش اور اثر ورسوخ کے دائروں سے ہٹ کر اپنے فیصلے خود اپنی ملی ضروریات ومفادات کی بنیاد پر کرنے کی پوزیشن حاصل کرلے۔مگر یہ اب تک نہیں ہوسکا کہ امریکہ اور روس کے درمیان سرد جنگ کے دوران اکثر مسلم ممالک خود کو ان کے باہمی تقسیم کے دائروں سے محفوظ نہ رکھ سکے، حتٰی کہ غیر جانبدار تحریک اور تیسری دنیا کا نعرہ بھی ہمارے کام نہ آیا۔جس کا نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ سرد جنگ کے خاتمہ پر امریکہ کی کامیابی کے ثمرات سے تو ہم کوئی حصہ حاصل نہ کرپائے مگر

تحفظ ختم نبوت وعظمت قرآن کانفرنس

روہڑی....(مولانا محمد حسین ناصر) ۱۹ردسمبر۲۰۱۹ء بعد نماز ظہر کندھرا تعلقہ روہڑی میں تحفظ ختم نبوت وعظمت قرآن کانفرنس حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، حضرت مولانا عبدالقیوم ہالیجوی امیر جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر، مولانا محمد صالح انڈھڑ جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام، شیخ الحدیث حضرت مولانا میر محمد میرک، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، لاڑکانہ کے امیر حضرت مولانا مسعود احمد سومرو ودیگر علماء کرام نے اپنے بیان میں عقیدۂ ختم نبوت وعظمت قرآن پر بیان کیا۔

ذمہ داریوں اور نقصانات کا بوجھ ہم پر زیادہ سے زیادہ ڈالنے کی روش اب تک جاری ہے، اور بظاہر ہم اس کے احساس وادراک تک سے بیگانہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ جبکہ اصل ضرورت عالمی طاقتوں کی کسی بھی نوعیت کی کشمکش اور لابنگ کی دلدل سے امت مسلمہ کو نجات دلانے اور اپنے فیصلے امت مسلمہ کی بنیاد پر کر سکنے کا ماحول پیدا کرنے کی ہے۔اس سلسلہ میں مسلم ممالک کے درمیان تعاون واشتراک کی راہ ہموار کرنے کے حوالہ سے اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) اپنے قیام کے بعد امید کی ایک کرن ثابت ہوئی تھی اور دنیا بھر کے مسلمانوں نے اس سے بہت سی توقعات وابستہ کر لی تھیں، مگر وہ بھی آہستہ آہستہ عالمی طاقتوں کے مسلط کردہ نظام کا ایک حصہ دکھائی دینے لگ گئی اور مجموعی طور پر زبانی جمع خرچ کے سوا اس سے کسی عملی کام کی توقع نہ رہی۔

ایک مسئلہ کوالالمپور کانفرنس میں پاکستان کے شریک نہ ہونے کا بھی ہے کہ شرکت کا وعدہ کرنے کے باوجود عین وقت پر اس سے معذرت کر لی گئی جس کی مختلف توجیہات کی جارہی ہیں۔ مگر ہمیں اس موقع پر ایک پرانی بات یاد آ گئی کہ قیام پاکستان کے بعد جب ہمارے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان شہید کو عالمی سرد جنگ کے دو حریفوں روس اور امریکہ دونوں نے دورہ کی دعوت دی تو انہوں نے روس سے معذرت کرتے ہوئے امریکہ کی دعوت قبول کر لی تھی، جس سے اس وقت کی عالمی کشمکش میں پاکستان امریکی کیمپ کا حصہ بن گیا تھا، اور کہا جاتا ہے کہ اس ساری گیم کا مبینہ کردار اس وقت کے پاکستانی وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خان تھے۔ ہمیں موجودہ حکومت کا یہ فیصلہ بھی اسی قسم کا لگتا ہے حتیٰ کہ اگر غور کیا جائے تو اب بھی بیک ڈور میں چودھری ظفر اللہ خان کی لابی ہی متحرک دکھائی دیتی ہے، البتہ معروضی صورتحال جس کا تذکرہ ترکی کے صدر رجب طیب اردگان نے کیا ہے اس سے پاکستان کا رویہ ''مرضی'' کی بجائے ''مجبوری'' کا لگتا ہے کہ کمزور معاشی صورتحال اور قرضوں کی جکڑ نے ہمیں کوئی بھی اہم قومی فیصلہ اپنی مرضی سے کرنے کے قابل نہیں چھوڑا۔

بہر حال اس تناظر میں کوالالمپور کانفرنس کے فیصلے اور اعلانات عالم اسلام کی موجودہ صورت حال میں نئے امکانات کا جو منظر پیش کر رہے ہیں ان کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور ہم ڈاکٹر مہاتیر محمد کو اس جرأت رندانہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے امت مسلمہ کے لئے ان کے نیک عزائم میں پیش رفت اور کامیابی کے لئے دعاگو ہیں، آمین یا رب العالمین۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۲۴؍دسمبر ۲۰۱۹ء)

سکھر میں انوارات کی بارش!

سکھر (مولانا محمد حسین ناصر) ۲۲؍دسمبر ۲۰۱۹ء بروز اتوار کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی مدظلہ تبلیغی دورہ پر سکھر تشریف لائے، بعد نماز عشاء سکھر کی مرکزی جامع مسجد بندر روڈ میں مجلس ذکر منعقد ہوئی، جس میں حضرت قاری احسان اللہ فاروقی نے اپنی پُرسوز آواز میں تلاوت کلام پاک سے حاضرین کے دلوں کو منور کیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس کا بیان ہوا۔ حضرت خاکوانی مدظلہ نے اپنے بیان میں فرمایا کہ ختم نبوت آسان ترجمہ ہے تکمیل نبوت کا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسا عظیم المرتبت نبی مبعوث فرمایا کہ جو تمام حسینوں سے احسن، جو کاملوں میں اکمل، جو جمیلوں میں اجمل، اب آپ کے بعد کسی نبی کا تصور کرنا بھی کفر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جس طرح اللہ پاک نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب فرمایا پوری انسانیت سے ایسے ہی آپ کو صحابہ کرامؓ بھی ایسے دیئے جو امت میں سب سے افضل تھے جو آپ کے اوپر جان نچھاور کرنا اپنی سعادت جانتے تھے۔ حضرت خاکوانی صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا کہ ہمارے اکابرین نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور عظمت صحابہ کرامؓ کے لئے بے شمار قربانیاں دی ہیں اور دے رہے ہیں، فرمایا ہماری جان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے یا صحابہ کرامؓ کی عظمت کا تحفظ کرتے ہوئے چلی جائے تو خدا کی قسم! یہ سودا سستا ہے، ہم یہ سودا کرنے کے لئے تیار ہیں، اللہ پاک قبول فرمائے۔ حضرت مدظلہ العالی کا یہ تین دن کا تبلیغی واصلاحی دورہ تھا۔ محراب پور، نواب شاہ اور پھر سکھر تشریف آوری ہوئی۔ ان تمام پروگراموں کا نظم حضرت کے معتمد خاص وخلیفہ مجاز حضرت اقدس حضرت سیّد امین الدین پاشا مدظلہ نے ترتیب دیا تھا۔ سکھر میں حضرت اقدس کے متعلقین میں سے حضرت مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا عبدالقادر، مولانا مفتی محکم الدین ودیگر حضرات نے بھرپور محنت کی۔ مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کے امیر حضرت مولانا قاری جمیل احمد بندھانی نے بھرپور سرپرستی وتعاون کیا۔ اللہ پاک تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت مدظلہ نے آرام وقیام کے لئے دفتر ختم نبوت سکھر تشریف لا کر دفتر کو رونق بخشی۔

کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ

گزشتہ سے پیوستہ

دوسرا مرحلہ

دوسرے مرحلے میں ضلعی بنیاد پر کراچی کے کُل چھ مقامات پر تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ جن میں ٹاؤن کی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

جامعہ بنوریہ سائٹ میں ضلع غربی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں اورنگی ٹاؤن، سائٹ ٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کرام شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ فاروق اعظم، جامعہ اسلامیہ خیر العلوم اتحاد ٹاؤن، جامعہ اشرفیہ امدادیہ میٹروول، مدرسہ عبداللہ بن مسعود ایم پی آر کالونی، جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی، جامعہ عمر مکہ مسجد بلدیہ ٹاؤن، جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم اور جامعہ مخزن العلوم بنارس کے 9 کے طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ بنوریہ کے استاذ الحدیث اور ناظم تعلیمات حضرت مولانا عبدالحمید صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ جناب رانا انور صاحب تھے۔ جبکہ میزبان جامعہ کے استاذ مولانا ساجد اللہ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ فاروقیہ فیز 2 کے ناظم تعلیمات مولانا عبداللطیف معتصم صاحب، مدرسہ فاطمۃ الزہراء للبنات نیول کالونی کے مہتمم مولانا پروفیسر عبدالودود صاحب اور خطیب جامع مسجد بنارس ٹاؤن اورنگی مفتی عبدالسمیع صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا احمد شاہ صاحب اور مولانا نذیر کاغانی صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں جامعہ حقانیہ بلال مسجد کے مہتمم مفتی فیض الحق صاحب، جامعہ صفہ بیت العلم کے مدیر مولانا عبدالحمید سعید

رپورٹ: مولانا محمد شعیب کمال

صاحب، جامع مسجد داؤد سے مولانا احتشام الحق صاحب، مدرسہ مظاہر العلوم کے ناظم تعلیمات مولانا محمد یوسف صاحب، مدرسہ تعلیم القرآن ربانی مسجد کے مدرس مولانا مطیع اللہ صاحب، جامعہ عبداللہ بن مسعود کے مدرس مولانا احسان الحق صاحب، جامعہ الصفہ بیت العلم کے ناظم اعلیٰ قاری محمد جمیل صاحب، جامعہ حقانیہ بلال مسجد کے مدرس سید صدیق اللہ شاہ صاحب، جامع مسجد الیاس کے امام مولانا صالح صاحب، مدرسہ عبداللہ بن مسعود کے مدرس مولانا محمد سجاد صاحب، جامعہ اشرفیہ امدادیہ کے مدرس مولانا ابوبکر صاحب، مدرسہ اقرأ فرقانیہ کے ناظم سید محمد شاہ صاحب اور اقرأ فریدیہ روضۃ الاطفال کے ناظم قاری حفیظ الرحمٰن صاحب سمیت دیگر علما کرام بھی پروگرام میں شریک رہے، جامعہ اسلامیہ خیر العلوم اتحاد ٹاؤن سے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد شاہ زیب بن محمد حسن نے پہلی، جامعہ اشرفیہ امدادیہ میٹروول سائٹ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم عبید الرحمٰن بن نور اسلام نے دوسری جبکہ جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی سے درجہ سابعہ کے طالب علم اکرام اللہ بن حفیظ اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع غربی کے کارکنان اور جامعہ بنوریہ کے طلبا نے جامعہ کے استاذ مولانا ساجد اللہ اور ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب کمال کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ میں ضلع وسطی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں نارتھ کراچی ٹاؤن، نارتھ ناظم آباد ٹاؤن اور گڈاپ ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا شریک ہوئے۔ جہاں مدرسہ یاسین القرآن، مدرسہ انوار القرآن، مدرسہ بیت العلوم، جامعہ صدیقیہ، جامعہ اسلامیہ منبع العلوم، جامعہ امام ابو یوسف جنجال گوٹھ، مدرسہ معاذ بن جبل اور مدرسہ معارف العلوم کے 9 طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ فاروقیہ کے مدیر حضرت مولانا ڈاکٹر عادل خان صاحب تھے۔ جبکہ میزبان ادارۃ المعارف کے مدیر حضرت مولانا عبدالوحید کشمیری صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض ادارہ معارف القرآن کے استاذ مولانا سعد صاحب، جامعہ گلشن عمر کے استاذ مولانا کامران کیانی صاحب اور جامعۃ الرشید کے استاذ مولانا محمد صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا سلمان صاحب مولانا قاسم

عباسی صاحب اور مفتی ثناء الرحمٰن عباسی صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مفتی نصر اللہ صاحب، قاری ظفر اقبال صاحب، مفتی عرفان نذیر صاحب، مولانا طلحہ صاحب، مولانا شاکر اللہ صاحب، مولانا محمد اویس صاحب اور مولانا محمد صدیق صاحب سمیت دیگر علما کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ ادارہ معارف القرآن سے درجہ سادسہ کے محمد برکت اللہ نے پہلی، جامعہ اسلامیہ منبع العلوم سے درجہ خامسہ کے عزیز الرحمٰن نے دوسری جبکہ ادارہ بیت العلوم سے درجہ رابعہ کے محمد حامد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع وسطی کے کارکنان نے سید عرفان علی شاہ صاحب کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

جامعہ اسلامیہ طیبہ نزد اسلامیہ کالج میں ضلع شرقی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جمشید ٹاؤن، لیاقت آباد ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا شریک ہوئے۔ جہاں مدرسہ الہیہ، جامعہ گلشن عمر شاخ بنوری ٹاؤن، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، جامعہ معہد الخلیل، جامعۃ الابرار، مدرسہ عربیہ فرقانیہ اور جامعہ صدیقیہ کے کل 9 طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامع مسجد عالمگیر کے امام وخطیب اور جامعۃ السعید کے مدیر مفتی محمد سعید اوکاڑوی صاحب تھے۔ جبکہ میزبان مولانا محمد عادل صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض جامع مسجد الحبیب سپریم کورٹ کراچی کے امام وخطیب مولانا محمد نعمان ارمان مدنی صاحب، جامعہ عربیہ شہزادہ مسجد کے استاذ الحدیث مفتی محمد خالد عباسی صاحب، جامعہ تعلیم القرآن والسنہ کے استاذ الحدیث مفتی محمد رمضان صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد سہیل صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مفتی محمد قاسم عباسی صاحب، مفتی سلمان یاسین صاحب، مفتی خرم عباسی صاحب، مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب، مولانا محمد حفیظ صاحب، مولانا قاسم رفیع صاحب، مولانا ریحان صاحب، مفتی محمد بلال نقشبندی صاحب، مولانا عبدالماجد صاحب اور مولانا محمد شعیب صاحب سمیت دیگر علما کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ بنوری ٹاؤن سے درجہ سادسہ کے محمد یوشع بن اسعد اقبال نے پہلی، مدرسہ عربیہ فرقانیہ کے طالب علم محمد ابرار بن خیر محمد نے دوسری جبکہ جامعۃ الابرار سے درجہ سادسہ کے محمد کامل بن محمد عاقل خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع شرقی کے کارکنان نے مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر میں ضلع ملیر کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں لانڈھی ٹاؤن، ملیر ٹاؤن اور بن قاسم ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کرام شریک ہوئے۔ جہاں مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن، جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی، جامعہ انوار العلوم شاد باغ، جامعہ انوار القرآن، جامعہ ابو ہریرہ، جامعہ بیت السلام اور جامعہ محمد بن قاسم کے کل 9 طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ انوار العلوم شاد باغ کے مہتمم حضرت مولانا شفیق الرحمٰن گلگتی صاحب اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا حبیب اللہ زکریا صاحب استاذ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، مولانا طارق محمود قاسمی صاحب وائرلیس گیٹ بن قاسم ٹاؤن اور مولانا جمیل احمد صاحب استاذ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی نے انجام دیئے۔ نقابت ضلع ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا مفتی تنویر صاحب، مولانا اسد اللہ صاحب، مولانا سلیم صاحب اور جامعہ انوار العلوم کے ناظم مولانا صباح الدین صاحب سمیت دیگر علما کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ انوار القرآن لانڈھی سے درجہ ثالثہ کے محمد خالد بن محمد انور نے پہلی، جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ اولیٰ کے محمد اسامہ بن زر محمد نے دوسری جبکہ محمد عویمر بن عبدالباسط نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع ملیر کے کارکنان نے مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

جامعہ اشرف المدارس گلستان جوہر میں ضلع کورنگی کے طلبا کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں کورنگی ٹاؤن، شاہ فیصل ٹاؤن اور گلشن اقبال ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا شریک ہوئے۔ جہاں مدرسہ ابراہیم الاسلامیہ، مدرسہ رحمانیہ، جامعہ فاروقیہ، دارالعلوم گلشن، مدرسہ معہد عثمان بن عفان، جامعہ دارالخیر اور جامعہ علی کے کل 9 طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا شفیق احمد بستوی صاحب تھے۔ جبکہ میزبان جامعہ اشرف المدارس کے ناظم تعلیمات حضرت مولانا حسین احمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، مولانا عبدالواحد صاحب اور مولانا قاری ناصر صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مفتی محمد عادل غنی صاحب نے کی۔ دیگر

مہمانان گرامی میں مولانا حسین احمد صاحب، مولانا سلطان صاحب، مولانا سلام اللہ صاحب اور مولانا عبیدالرحمٰن صاحب سمیت دیگر علما کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد رئیس بن ہاشم خان نے پہلی، جامعہ دارالخیر گلستان جوہر سے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد اسامہ بن غلام سرور نے دوسری جبکہ جامعہ معہد عثمان بن عفان سے درجہ سادسہ کے محمد فیصل بن محمد طیب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع کورنگی کے کارکنان نے ضلع کورنگی کے مبلغ مولانا محمد عادل غنی صاحب کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

جامعہ اسلامیہ کلفٹن میں ضلع جنوبی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں صدر ٹاؤن، لیاری ٹاؤن اور کیماڑی ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ قرطبہ، جامعہ توحیدیہ، جامعہ سعیدیہ، جامعہ ترتیل القرآن، جامعہ عثمانیہ اور جامعہ ارشاد العلوم کے کل 9 طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی صاحب تھے، جبکہ میزبان مفتی محمد رمضان صاحب، مولانا ابوبکر محی الدین اور مولانا طلحہ محی الدین صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب استاذ جامعۃ الرشید کراچی، مولانا زکریا صاحب امام جامع مسجد قدسی و استاد جامعہ بنوری ٹاؤن اور مفتی شکور احمد صاحب استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد کلیم اللہ نعمان صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد عارف صاحب، مولانا صہیب شائق صاحب، مفتی کمال الدین صاحب سمیت دیگر علما کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ توحیدیہ لیاری سے درجہ رابعہ کے طالب علم شعیب احمد بن محمد ابراہیم نے پہلی، مدرسہ ارشاد العلوم لیاری سے درجہ سادسہ کے طالب علم عبدالقیوم بن حاکم خان نے دوسری جبکہ جامعہ توحیدیہ لیاری سے درجہ خامسہ کے طالب علم سفیان امین بن محمد امین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع جنوبی کے کارکنان نے مولانا کلیم اللہ نعمان صاحب کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

تیسرا مرحلہ

تیسرے مرحلے میں کراچی کے چھ اضلاع میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کے درمیان مرکزی اور فائنل مسابقہ منعقد ہوا۔ یہ مقابلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر واقع پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں منعقد ہوا۔ جس کا عنوان ”کشمیر کے خلاف قادیانی کردار“ تھا۔ مہمان خصوصی محبوب العلماء والصلحاء حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور مناظر ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب تھے۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب سرانجام دے رہے تھے۔ تلاوت اور نعت کے بعد مشہور و معروف خطیب حضرت مولانا رفیق جامی صاحب نے مختصر خطاب کیا اور ایک عظیم الشان تقریری مسابقہ کے کامیاب انعقاد پر انتظامیہ کو مبارک باد پیش کی۔ بعد ازاں مسابقہ کا آغاز ہوا، جس میں ضلعی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل طلبا کرام نے حصہ لیا:

۱۔ محمد حامد بن شیر قیوم، درجہ رابعہ، مدرسہ بیت العلوم، منگھوپیر۔
۲۔ عبیدالرحمٰن بن نور اسلام، درجہ ثالثہ، مدرسہ اشرفیہ امدادیہ، میٹروول۔
۳۔ شعیب احمد بن محمد ابراہیم، درجہ رابعہ مدرسہ توحیدیہ، لیاری۔
۴۔ محمد یوشع بن اسعد اقبال، درجہ سادسہ، جامعہ بنوری ٹاؤن۔
۵۔ محمد اسامہ بن زر محمد، درجہ اولیٰ، جامعہ بیت السلام لنک روڈ۔
۶۔ سفیان امین بن محمد امین، درجہ خامسہ، مدرسہ توحیدیہ، لیاری۔
۷۔ اکرام اللہ بن حفیظ اللہ درجہ سابعہ، جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی۔
۸۔ محمد فیصل بن محمد طیب، درجہ سادسہ، معہد عثمان بن عفان، کورنگی۔
۹۔ محمد ابرار بن خیر محمد، درجہ سادسہ، مدرسہ عربیہ فرقانیہ، جیل چورنگی۔
۱۰۔ عزیز اللہ بن رحیم اللہ، درجہ خامسہ، جامعہ منبع العلوم منگھوپیر۔
۱۱۔ محمد عویمر بن عبدالباسط، درجہ اولیٰ، جامعہ بیت السلام لنک روڈ۔
۱۲۔ محمد برکت اللہ بن ڈاکٹر محمد حنیف، درجہ سادسہ، مدرسہ معارف العلوم پاپوش نگر۔
۱۳۔ محمد شاہ زیب بن محمد حسن، درجہ رابعہ، جامعہ خیر العلوم، اتحاد ٹاؤن۔
۱۴۔ عبدالقیوم بن حاکم خان، درجہ سادسہ، مدرسہ ارشاد العلوم، جونا مارکیٹ۔
۱۵۔ محمد خالد بن محمد انور، درجہ ثالثہ، مدرسہ

انوار القرآن، لانڈھی۔

۱۶۔محمد رئیس بن ہاشم خان، درجہ سادسہ، مدرسہ رحمانیہ، بلال کالونی۔

تمام طلبا نے بھرپور تیاری کے ساتھ مقابلہ میں حصہ لیا۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے مفصل خطاب کیا۔ آپ نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ’’عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد اور اساس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک امت نے ہر دور میں اس عقیدے کے تحفظ کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دی ہیں۔ جب انگریز سامراج کے دور میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آقاؤں کے اشارے پر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے دین اسلام کو نقصان پہنچانا چاہا تو ہمارے اکابر نے میدانِ عمل میں اتر کر برطانوی سامراج کی اس سازش کو ناکام بنا ڈالا۔ ہمارے اسلاف نے دنیا کا ہر ستم برداشت کیا، پھانسی کے پھندوں پر جھول گئے، جیل کی کال کوٹھڑیوں کو آباد کیا، اپنی آل اولاد کو قربان کیا، غرض یہ کہ عشق و وفا کی لازوال داستانیں رقم کردیں، مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حرف نہیں آنے دیا۔ ہمارے اسلاف کی انہی قربانیوں کی بدولت یہ مشن آج ہم تک پہنچا ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس مشن کو لے کر آگے بڑھیں اور اس بات کا عزم کریں کہ مرتے دم تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کریں گے۔‘‘ انہوں نے اس موقع پر طلبا کو چناب نگر میں ۲۲ روزہ سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس میں شرکت کی دعوت بھی دی تاکہ ہمارے طلبا اس میدان میں دلائل و براہین سے لیس ہوکر میدانِ عمل میں اتریں۔

اس کے بعد تقریری مقابلہ کے نتیجے کا اعلان ہوا اور طلبا کو انعامات بھی دیئے گئے۔ تمام شرکاء مقابلہ کو انعام میں ایک سوٹ، کتابوں کا ایک ضخیم سیٹ اور نقد رقم دی گئی۔ منصفین کے فرائض جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاذ و مفتی حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب، مولانا شفیق احمد بستوی صاحب اور جامعہ قرطبہ کلفٹن کے مہتمم حضرت مولانا الطاف الرحمٰن عباسی صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عبدالوحید کشمیری صاحب، مولانا شفیق الرحمٰن کشمیری صاحب، مولانا نعمان ارمان مدنی صاحب، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب، حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد صاحب، نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین صاحب سمیت شہر بھر کے سینکڑوں علماء کرام پروگرام میں شریک ہوئے۔

پروگرام کے بعد تمام طلبا وعلماء کرام کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات کو سنبھالنے کے لئے تقریباً ۱۵۰ خدام ختم نبوت پر مشتمل ۷ عدد ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں۔ پارکنگ اور سیکورٹی کے فرائض مولانا محمد رضوان قاسمی کی نگرانی میں حلقہ منظور کالونی کے کارکنان نے انجام دیئے۔ طلباء کے کھانے کا نظم مولانا محمد مشتاق احمد شاہ، مولانا سلیم اللہ اور مولانا محمد وسیم کی نگرانی میں اورنگی ٹاؤن، سائٹ ٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن کے کارکنان نے سنبھالا۔ علما کرام اور دیگر مہمانانِ خصوصی کے طعام کا نظم حافظ سید عرفان علی شاہ، مولانا محمد سلمان اور مولانا محمد ریاض صاحب کی نگرانی میں حلقہ نارتھ کراچی کے ساتھیوں نے سنبھالا۔ استقبالیہ کے فرائض راقم الحروف اور حافظ محمد کلیم اللہ نعمان کی نگرانی میں حلقہ صدر ٹاؤن، اورنگی ٹاؤن کے کارکنان اور جامعہ اشرف المدارس کے طلبا نے انجام دیئے۔ اسٹیج اور پروگرام کے دیگر انتظامی امور مولانا محمد اسحٰق مصطفیٰ اور مولانا عادل غنی صاحب کی نگرانی میں ضلع ملیر کے کارکنان نے انجام دیئے۔ پروگرام میں سینکڑوں علما کرام اور طلبا شریک ہوئے۔ تمام اکابر حضرات نے پروگرام کی کامیابی اور احسن انتظامات کو سراہا اور انتظامیہ کو مبارکباد دی۔ اللہ رب العزت تمام خدام ختم نبوت کی ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین ☆☆

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، شہداد پور

شہداد پور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شہداد پور کے زیراہتمام ۱۶؍نومبر ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ نزد بالا چوک میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کے عنوان پر پروگرام منعقد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سلیم مدظلہ شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ دارالعلوم الحسینیہ نے کی۔ مولانا محمد عمران (امام اقصیٰ مسجد) نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں تلاوت قاری محمد یوسف نے کی، حافظ عبدالمتین نے حمد ونعت پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے بیان کیا، پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے بیان کیا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے خطاب کیا اور اختتامی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

دعوتِ اسلام کانفرنس، کوئٹہ

دعوتِ اسلام کانفرنس میں شرکت کی دعوت کے سلسلہ میں پہلی بار میرے محترم مولانا ارشادالحق حقانی صاحب، بھائی ذیشان صاحب، اور بھائی فرقان صاحب میرے گھر تشریف لائے تھے اور فرمایا کہ اس پروگرام میں بحیثیت نومسلم تمہاری شرکت بھی لازمی ہے، کیونکہ اس کانفرنس میں نہ صرف کراچی کے وہ نومسلمین جو ہندو مذہب سے تائب ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں شرکت کررہے ہیں بلکہ کوئٹہ بلوچستان کے علاقے دلبدین، مستونگ سے وہ نومسلمین بھی شرکت کررہے ہیں جو بحمداللہ! عیسائیت اور ہندومت سے بیزار ہوکر محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دین اسلام میں داخل ہوئے ہیں، نیز یہ کہ اس کانفرنس کا مقصد یہ بھی ہے کہ غیرمسلموں میں دعوتِ اسلام کے سلسلہ میں کن اسلامی اصولوں کو اپنا کر کام کیا جائے اور یہ کہ ہر سطح پر کس طرح ان نومسلمین کی تالیف قلب کی جائے، جس کے وہ مستحق ہیں۔

بہرحال ان حضرات کی جانب سے اس عظیم دعوت کو قبول کرتے ہوئے مورخہ کیم ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۹؍نومبر ۲۰۱۹ء رات عشاء کی نماز پڑھ کر پرانی سبزی منڈی سے کوئٹہ جانے والی بس سے ساتھیوں کے ساتھ روانگی ہوئی، جن میں مولانا مفتی محمد ذکی صاحب، مولانا مفتی محمد قاسم صاحب، مولانا سیف اللہ شاہوانی صاحب تھے اور نومسلمین میں محترم بھائی عبداللہ صاحب (سابق راج)، ان کا بیٹا سعید احمد، بھائی محمد دانش صاحب (سابق پریتم کمار) یہ وہ نومسلمین ہیں جو مع اہل وعیال ہندومت کو چھوڑ کر دین اسلام میں داخل ہوئے،

خالد محمود سابق یوئیل کندن

جبکہ دیگر حضرات جو اس سفر میں ہمرکاب رہے، ان میں محترم سید فرحت علی صاحب، محترم راشد علی صاحب، محترم احسن صاحب اور دیگر حضرات شامل تھے، اور ہماری روانگی سے ایک دن قبل محترم بھائی فرقان صاحب اور محترم آصف منیر صاحب دعوتِ اسلام کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے دیبہ کالونی کوئٹہ تشریف لاچکے تھے۔

اس سے اگلے روز یعنی ۲؍ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ مطابق ۳۰؍نومبر ۲۰۱۹ء کراچی سے حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب، بھائی ذیشان صاحب کے ہمراہ بذریعہ جہاز کوئٹہ پہنچے اور جمعرات بعد نماز ظہر کراچی سے مولانا ارشادالحق حقانی صاحب، مولانا نصیب الرحمن صاحب، مولانا عبداللہ صاحب اور بھائی حذیفہ صاحب کو لے کر رات دو بجے کوئٹہ پہنچے۔

کوئٹہ میں دعوتِ اسلام کانفرنس کا انعقاد

کراچی اور کوئٹہ کے مقامی مہمانانِ گرامی کا استقبال، ان کے قیام وطعام کا انتظام حضرت مولانا مفتی خلیل اللہ الحسینی صاحب، مولانا محمد اسماعیل صاحب اور مولانا عبدالقدیر صاحب نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا، جس کو ان حضرات نے خوب سے خوب تر انداز میں ترتیب اور تکمیل کیا۔

حضرت مولانا مفتی خلیل اللہ الحسینی صاحب، حضرت مولانا حسن صاحب (لاہور) کے بیعت مجاز ہیں دعوتِ اسلام کانفرنس سے چند دن قبل کوئٹہ میں کار ایکسیڈنٹ کی وجہ سے شدید زخمی ہوئے، جس کی وجہ سے کراچی میں ان کا آپریشن ہوا، اور ان کی سیدھی ران میں آہنی راڈ ڈالنی پڑی، علیل ہونے کے باوجود دعوتِ اسلام کانفرنس کے سلسلہ میں ہونے والی مشاورتی مجالس کا حصہ رہے، اور اس دوران ہر آنے والے مہمان کا خندہ پیشانی اور خوشدلی کے ساتھ استقبال فرمایا۔

کانفرنس کے پہلے دن کے شیڈول کے مطابق مقامی مسجد ابراہیم (محلّہ دیبہ) میں بعد نماز ظہر غیرمسلموں میں دعوتِ اسلام کے حوالے سے اس پروگرام کا آغاز معروف نعت خواں اور حرا فاؤنڈیشن اسکول دارالعلوم کراچی، استاذ مولانا سیف اللہ شاہوانی صاحب کی خوبصورت آواز میں تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول سے ہوا۔ پہلا بیان محترم مولانا نصیب

الرحمٰن صاحب (استاذ جامعہ ابن عباس) کا ہوا، دوسرا بیان مولانا مفتی محمد قاسم صاحب اور تیسرا بیان مولانا محمد ذکی صاحب کا ہوا، نماز عصر کے بعد والبدین اور مستونگ سے آئے ہوئے نو مسلمین کے قبولِ اسلام کی کارگزاری انہی کی زبانی بیان ہوئی، اپنے قبولِ اسلام کی روداد کے سلسلہ میں پہلا بیان محترم بھائی عبداللہ صاحب (سابق ہندو)، دوسرا بیان بھائی فرقان صاحب کا ہوا جو انہوں نے محترم بھائی دانش صاحب (سابق ہندو) کے قبولِ اسلام کے حوالے سے کیا، تیسرا بیان بھائی محمد حاشر صاحب (سابق عیسائی) کا ہوا جو نماز مغرب کے قریب اختتام پذیر ہوا، نماز مغرب کے بعد غیر مسلموں میں دعوتِ دین سے متعلق پہلا بیان مولانا ارشادالحق حقانی صاحب اور دوسرا تفصیلی بیان حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب کا ہوا، جو نماز عشاء کی اذان کے قریب اختتام پذیر ہوا، نماز عشاء کے بعد والبدین سے آئے ہوئے نومسلم بھائی عبدالرحمٰن صاحب (سابق ہندو) کے قبولِ اسلام کی کارگزاری، انہی کی زبانی بیان ہوئی، اس کے بعد محترم ناصر بھائی نے تبلیغی نصاب سے حیات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا اور پھر انہی کی دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دعوتِ اسلام کانفرنس مورخہ ۳؍ ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ مطابق یکم دسمبر ۲۰۱۹ء (بروز اتوار) کا پروگرام سریاب روڈ، ولچیٹ کالونی مدرسہ جامعہ فرقانیہ (کوئٹہ) سے متصل مسجد میں رکھا گیا تھا، جس کے مہتمم یہاں کے معروف عالم دین حضرت مولانا سیّد عبدالستار صاحب ہیں، لہٰذا دعوتِ اسلام کانفرنس کے تمام ناظمین، مقررین اور سامعین مولانا محمد اسماعیل صاحب کی قیادت میں صبح ساڑھے نو بجے گاڑیوں کے ذریعے یہاں تشریف لائے۔ دس بجے کے قریب یہاں بھی مولانا سیف اللہ شاہوانی صاحب کی تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

پہلا بیان مولانا ارشادالحق حقانی صاحب، ان کے بیان کے بعد مجھ بندہ فقیر (راقم) کو اپنے قبولِ اسلام کی کارگزاری عرض کرنے کے لئے دعوت دی گئی، لہٰذا اپنے قبولِ اسلام کی کارگزاری سے قبل ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور عزائم کے بارے میں بتایا اور پھر علمی اور عملی طور پر عیسائی مشنریوں کے مقابل حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کا تعارف اور ردِ عیسائیت پر آپ کی گراں قدر تصنیفات کا ذکرِ خیر بھی کیا، جو مجھے اپنے قبولِ اسلام کی کارگزاری سنانے سے کہیں زیادہ پسند اور محبوب ہے۔

اس کے بعد حضرت مولانا سیّد عبدالستار شاہ صاحب زید مجدہم کا بیان ہوا اور پھر انہی کی دعا پر جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا، اسی دن رات کو کراچی سے آئے ہوئے تمام احباب کے ساتھ رات ساڑھے سات بجے بس کے ذریعے کراچی کے لئے روانگی ہوگئی۔

دعوتِ اسلام کانفرنس کے تمام مقررین اور علماء کرام کے بیانات کا لب لباب یہ تھا کہ دین اسلام کسی خاص قوم وقبیلہ کے لئے نہیں آیا، بلکہ یہ تمام انسانیت کی دنیاوی اور اخروی کامیابی و فلاح و بہبود کے لئے خاتم النبیین ، رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل کیا گیا، لہٰذا دنیا کے ہر غیر مسلم تک، اہلِ اسلام کی جانب سے دین اسلام کی دعوت جانی چاہئے، اس موقع پر مولانا ارشادالحق حقانی صاحب نے اس شبہ کا ازالہ بھی فرمایا کہ ”دعوتِ اسلام“ کوئی نئی تحریک و تنظیم نہیں، بلکہ پاکستان میں حضرت مولانا کلیم صدیقی صاحب کے مشن کو آگے بڑھانے کے مبارک کام کا نام ہے، جس کو حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اور دیگر علماء کرام کی تائید وحمایت حاصل ہے۔

”دعوتِ اسلام“ کے فورم سے جن نو مسلمین نے اپنے قبولِ اسلام کی کارگزاری بیان کی، ان کا حاصل کلام یہ ہے کہ دین اسلام قبول کرنے سے پہلے ہم لوگ جن کفر کے اندھیروں میں پڑے ہوئے تھے اور جس کی وجہ سے ظاہری اور باطنی سکون غارت تھا، الحمدللہ قبولِ اسلام کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نہ صرف ظاہری اور باطنی اطمینان نصیب فرمایا ہے بلکہ تبلیغی جماعت میں وقت لگانے سے اعمال کا شوق بھی پیدا ہوا ہے اور دین اسلام کے وہ بنیادی احکامات اور اصول سیکھنے کا موقع بھی ملا جو دین اسلام قبول کرنے کے بعد ہر مسلمان مرد و خاتون پر فرض و واجب ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں کی خاک کے صدقہ میں مجھ سمیت تمام نومسلمین کو دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے اور تمام غیر مسلموں تک دین اسلام کے مبارک پیغام کو اخلاص کے ساتھ پہنچانے کی ہمت اور طاقت عطا فرمائے۔ آمین وما توفیقی الا باللہ۔☆

’’ایک رہنما کتاب‘‘

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی کتاب ’’نقد و نظر‘‘ پر گزشتہ دنوں ماہنامہ دارالعلوم دیوبند انڈیا نے اپنے اداریہ ’’حرفِ آغاز‘‘ میں تبصرہ شائع کیا ہے، جس کی افادیت کے پیشِ نظر اسے ہفت روزہ ختم نبوت میں بھی شائع کیا جارہا ہے۔..........(ادارہ)

(رسائل و مجلات کے دفاتر میں تبصرہ کے لئے کتابیں موصول ہونا اور ان پر تبصرہ یا تعارفی تحریر شائع ہونا ایک معمول کی بات ہے۔ جس سے قاری کو اچھی کتابوں تک رسائی میں مدد ملتی ہے؛ لیکن کثرتِ تحریر اور سہولتِ تالیف کے اس دور میں، اہلِ علم کے یہاں وقعت حاصل کرنے والی کتابوں کا گھٹتا تناسب اہلِ علم سے مخفی نہیں ہے، چند ماہ قبل حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ’’نقد و نظر‘‘ دفتر میں موصول ہوئی تو محسوس ہوا کہ نہایت مفید اور رہنما کتاب ہے اور مناسب معلوم ہوا کہ اس کا تعارف عام عنوان سے ہٹ کر حرفِ آغاز میں پیش کیا جائے، خاص طور پر اس لئے بھی کہ اس کا موضوع ہی کتابوں پر تبصرہ ہے اور ہمارے رسائل میں تبصرہ کا عنوان بھی رہنمائی کا محتاج ہے۔)

کتابوں پر تبصرہ عام طور پر رسائل و جرائد کا مستقل عنوان ہوتا ہے، جس کے تحت نئی شائع شدہ کتابوں کا تعارف اور اُن کی خوبیوں اور خامیوں کا مناسب تذکرہ مقصود ہوتا ہے، جس سے قاری کو مجموعی اعتبار سے کتاب کی افادیت اور اس کے قابلِ اعتماد ہونے نہ ہونے کے بارے میں واقفیت حاصل ہوجائے؛ لیکن اب کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ کام ہمارے یہاں اُس سنجیدگی اور ذمہ داری سے نہیں کیا جارہا ہے جو پہلے عام طور پر ملحوظ رہتی تھی، اب تو عام طور پر زیرِ تبصرہ کتاب کے بارے میں ایک ہی رُخ سے بات کی جاتی ہے جو عموماً تعریف و توصیف کا ہوتا ہے، جب کہ عام طور پر کتابیں اُس معیار پر نہیں ہیں جو مطلوب ہے۔ ایسے حالات میں کوئی ایسی

حضرت مولانا محمد سلمان بجنوری مدظلہ

کتاب سامنے آجائے جو بحیثیت کتاب بھی معیاری ہو اور تنقید و تبصرہ ہی کے موضوع پر ہونے کی وجہ سے اس باب میں رہنمائی کرتی ہو تو وہ بلاشبہ ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھی جائے گی۔ زیرِ تبصرہ کتاب ’’نقد و نظر‘‘ کچھ ایسی ہی نعمت ہے۔

یہ کتاب شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہٗ کے اُن تبصروں کا مجموعہ ہے جو حضرت مرحوم کے قلم سے ماہ نامہ بینات میں شائع ہوئے۔ ان تبصروں کی تعداد ۱۳۱۸ ہے جن کی تفصیل مرتب محترم کے بیان کے مطابق اس طرح ہے:

قرآن کریم اور علوم قرآنیہ سے متعلق ۴۸ کتب، حدیث اور متعلقات حدیث سے متعلق ۴۳ کتب، عقائد و ایمانیات سے متعلق ۷۰ کتب، فقہ و فتاویٰ سے متعلق ۲۰۲ کتب، تصوف سے متعلق ۵۰ کتب، سیرت انبیاء علیہم السلام سے متعلق ۳۶ کتب، صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ سے متعلق ۴۲ کتب، تذکرہ و سوانح سے متعلق ۱۲۰ کتب، تاریخ سے متعلق ۶۶ کتب، مقالات و مضامین، مکتوبات و ادبیات سے متعلق ۳۷ کتب، مواعظ و ملفوظات، خطبات و ارشادات سے متعلق ۴۷ کتب، اصلاحی کتب ۱۵۶، وظائف و دعاؤں سے متعلق ۱۱ کتب، رسائل و جرائد سے متعلق ۱۵ کتب، رسائل و جرائد کی خصوصی اشاعتوں سے متعلق ۲۰ کتب، درسِ نظامی سے متعلق ۷۰ کتب، ردِّ فرق باطلہ و مذاہب باطلہ سے متعلق ۱۵۹ کتب اور ردِّ قادیانیت سے متعلق ۶۰ کتب۔ اس طرح ۱۳۱۸ کتب کا تعارف اور تبصرہ دو جلدوں کی صورت میں اس مجموعہ میں آگیا ہے۔ (ص ۳-۴)

یہ مجموعہ مرتب کے بقول حضرت مولانا رحمہ اللہ کی تحریرات کا آخری مجموعہ ہے، ہمیں حضرت مولانا کی زیارت کا موقع نہیں ملا؛ لیکن ان کی مختلف کتابیں پڑھ کر ان کی شخصیت کا جو خاکہ ذہن میں ہے وہ یہ ہے کہ حضرت موصوف کو اللہ رب العزت نے رسوخِ علمی، کمالِ عملی، فکری پختگی اور اسلاف و اکابر کی روش پر کامل استقامت کے ساتھ باریک بینی، جرأتِ حق گوئی اور حسنِ تعبیر جیسے کمالات سے حظ وافر عطاء فرمایا تھا جس نے بلاشبہ اُن کو اپنے معاصرین میں بے نظیر بنادیا تھا اور ان کو بے تکلف حضرت مولانا بنوری قدس سرہٗ کی شخصیت کا نقشِ ثانی کہا جاسکتا ہے، ہمارا تاثر یہ ہے کہ زیرِ تبصرہ کتاب حضرت مولانا لدھیانوی کے ان تمام کمالات پر شاہد عدل کی حیثیت رکھتی ہے۔

کتابوں پر تبصرہ کے لئے جس دقتِ نظر کی ضرورت ہوتی ہے، پھر صحیح بات کے اظہار کے

لئے جس جرأت کے بغیر کام نہیں چلتا، وہ دونوں صفات حق تعالیٰ نے مولانا کو بھرپور طریقہ پر عطاء کی ہیں۔ ہمارے زمانہ میں ہر موضوع اور ہر ضخامت کی کتاب پر تبصرہ کا ایک فریم سا متعین کرلیا گیا ہے؛ چنانچہ کوئی علمی یا تحقیقی کتاب ہو یا کسی ہلکے پھلکے موضوع کی کتاب ہو یا پھر کتاب کئی جلدوں پر مشتمل ہو یا سو پچاس صفحے کا رسالہ ہو، سب پر ایک ہی انداز اور ایک ہی مقدار میں تبصرہ لکھ دیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا لدھیانویؒ کے تبصرے پڑھ کر اس سلسلہ میں عجیب سلیقہ یا نمونہ سامنے آتا ہے۔ ان کے بعض تبصرے دو تین سطروں پر بھی مشتمل ہیں اور بعض تبصرے چالیس یا ساٹھ صفحات تک پھیل گئے ہیں۔

خاص طور پر جن کتابوں کا تعلق فکر وعقیدہ، دین کی مجموعی تشریح وترجمانی یا کسی فقہی موضوع کی وضاحت سے ہے، اُن پر حضرت مولانا رحمہ اللہ کے قلم کی جولانی اپنے عروج پر ہوتی ہے اور اس میں صلابتِ فکر، صحتِ تعبیر اور مطالعہ کی گیرائی وگہرائی کے ایسے ایسے نمونے سامنے آتے ہیں کہ قاری عش عش کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ نمونے کے طور پر ملاحظہ فرمائیں: مولانا محمد حنیف ندوی کی کتاب ”اساسیاتِ اسلام“ پر ۱۹ صفحات کا تبصرہ (جلداوّل ص:۲۷۴ تا ص:۲۹۳)، امام ابوعبید القاسم بن سلام کی ”کتاب الاموال“ کے اردو ترجمہ از عبدالرحمٰن طاہر سورتی پر ساٹھ صفحات کا تبصرہ (جلد اوّل ص:۴۳۸ تا ۴۹۸)، مولانا محمد اسحاق بھٹی کی ”فقہائے ہند“ جلد سوم پر سات صفحات کا تبصرہ (جلد اوّل ص:۶۳۷ تا ۶۴۳)، شیخ محمد علوی مالکی کی کتاب ”مفاہیم یجب ان تصحح“ کے اردو ترجمہ ”اصلاح مفاہیم“ پر تیرہ صفحات کا تبصرہ (جلد دوم ص:۴۳۷ تا ۴۵۱)، مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ کی کتاب ”مولانا محمد اسحاق سندیلوی کا مسلک اور خارجی فتنہ“ پر تیئس صفحات کا تبصرہ (جلد دوم ص:۵۰۰ تا ۵۲۲)، شیعی عالم فرمان علی کے ”ترجمہ قرآن“ پر اڑسٹھ صفحات کا تبصرہ (جلد دوم ص:۵۶۵ تا ۶۳۳) اور خمینی صاحب کے وصیت نامہ پر چالیس صفحات کا تبصرہ (جلد دوم ص ۶۳۳ تا ۶۷۴)۔

یہ تمام تبصرے حضرت مولانا قدس سرہٗ کے کمالِ علم وقلم اور اصابتِ فکر کے شاہ کار ہیں اور ان کے طویل ہونے کا راز صرف یہ ہے کہ مولانا نے اکابر دیوبند کے ایک سچے جانشین کی حیثیت سے فکر وقلم کے ہر زیغ پر تنبیہ کرنا اپنا فرض سمجھا ہے اور اس میں انصاف پسندی سے کام لیتے ہوئے اپنے نزدیک قابلِ احترام شخصیات سے بھی بے تکلف اختلاف کیا ہے۔ دوسری طرف اسی دراز نویس قلم سے دو تین یا چار پانچ سطروں کے تبصرے بھی وجود میں آئے ہیں۔

یہاں اس بات پر بھی توجہ ضروری ہے کہ کتابوں پر اس معیار کے تبصروں کے لئے سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مطالعہ کی وسعت اور گہرائی ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ تبصرہ ہی کیا؟ ہر علمی کام کے لئے یہ غذا لازمی ہے؛ لیکن اس کام میں لگتی ہے محنت زیادہ۔ کیا ہمیں اپنے طبقہ اور خاص طور پر نوجوان فضلاء سے یہ اُمید نہیں رکھنی چاہئے کہ وہ اس سلسلہ میں اسلاف کی روش پر چل کر اپنے آپ کو لیلائے علم کے دیوانوں میں شمار کرائیں گے۔ اگر ہم سنجیدگی سے یہ کام کرلیں تو ہمیں یقین ہے کہ امت کی رہنمائی میں لغزشوں سے حفاظت ہوگی اور وارثین انبیاء اپنے فرائض بخوبی انجام دے سکیں گے۔

بہرحال ”نقد ونظر“ نامی یہ کتاب خاص طور پر تبصرہ نگاروں کے لئے ایک رہنما کتاب ہے، جس کی ترتیب پر مرتب محترم اور اشاعت پر مکتبہ ختم نبوت کے ذمہ داران شکریہ وتبریک کے مستحق ہیں۔

نام کتاب: نقد ونظر

تالیف: شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہٗ

ترتیب: مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب، معاون مدیر ماہنامہ بینات کراچی، پاکستان

صفحات، جلداول: ۲۰۷، جلد دوم: ۴۴۷۔

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، انڈیا، نومبر ودسمبر ۲۰۱۹ء)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، کندھ کوٹ

کندھ کوٹ..... (مولانا محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کندھ کوٹ کے زیراہتمام ۲۳ردسمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد ابوعبیدہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا رحیم بخش چاچڑ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کندھ کوٹ نے کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقامی علماء کرام کے علاوہ راقم اور سفیر ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالغفور بھٹو نے خطاب کیا اور کہا کہ صحابہ کرامؓ اور امت مسلمہ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے، اس وقت حکمران قادیانیوں کے ساتھ جو تعلقات بڑھا رہے ہیں یہ خود حکمرانوں کی تباہی وبربادی کا باعث بنے گا، کیونکہ قادیانی اور ان کے سرپرست ہمارے حکمرانوں کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتے ہیں جیسے پرویز مشرف۔ اس کانفرنس کو کامیاب کرنے میں مولانا رحیم بخش چاچڑ، مولانا محمود اسعد ساوند، مولانا مسعود احمد، مولانا عبیداللہ اور مولانا عطاء اللہ کھچو نے بھرپور محنت کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

مجلس صیانۃ المسلمین: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے مجلس صیانۃ المسلمین کی بنیاد رکھی۔ حضرتؒ کے خلفاء اور سلسلہ کے اکابرین اس کی آبیاری کرتے رہے۔ ایک ایک کرکے حضرت تھانویؒ کے خلفاء کرام اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اب مرکز کی نگرانی حضرت مولانا عبدالرحمان سلیمیؒ کے فرزند ارجمند مولانا بلال اشرف سلمہ فرمارہے ہیں۔ مجلس کے مرکز میں بہترین لائبریری قائم ہے۔ جس میں حضرت تھانویؒ سمیت اکابر علماء کرام کی ہزاروں کتب اس کی زینت کو دوبالا کررہی ہیں۔ مولانا بلال اشرف قریب ہی ایک مسجد میں جمعہ کے روز عصر سے مغرب تک مجلس درود شریف منعقد کرتے ہیں اور مرکز میں حفظ وناظرہ کی کلاسیں بنین میں عالمیہ تک بنات میں تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔ عشاء کی نماز مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور میں ادا کی۔ نیز رات کا آرام وقیام بھی اپنے مرکز میں رہا۔

اقرأ روضۃ الاطفال پاکستان منٹ میں خطاب: اقرأ روضۃ الاطفال کی بنیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ نے ۳ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ مطابق ۴ اپریل ۱۹۸۴ء کو کراچی میں رکھی۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ پہلے صدر مقرر کئے گئے۔ ان کی وفات کے بعد محقق العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ دوسرے صدر مقرر کئے گئے۔ حضرت لدھیانویؒ کی شہادت کے بعد حضرت اقدس سید نفیس الحسینیؒ تیسرے صدر مقرر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی وفات کے بعد آپ کے خلیفہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ تیسرے صدر مقرر ہوئے۔ حضرت استاذ جی کی وفات کے بعد حضرت اقدس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم العالیہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پانچویں صدر مقرر کئے گئے۔ مولانا مفتی محمد جمیل خان مدیر، بانی اور نائب صدر مقرر ہوئے اور تاحیات رہے۔ اب اقرأ روضۃ الاطفال مولانا مفتی خالد محمود، مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا، مولانا مفتی محمد بن جمیل خان کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ ملک بھر میں ایک سو پچاسی سے زائد شاخیں ہیں، جن میں اسی ہزار طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔

۳۰ نومبر کو پاکستان منٹ میں سعید بن مالکؓ کے نام پر قائم کردہ شاخ میں اساتذہ کرام اور معلمات سے خطاب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس شاخ میں اساتذہ کرام، معلمات سمیت ۱۲۰ افراد پر مشتمل عملہ خدمت کی سعادت حاصل کررہا ہے۔ اس شاخ کے مجموعی انچارج قاضی صبیح الحسن مدظلہ ہیں جبکہ حفظ کے شعبہ کے انچارج مولانا طارق اللہ ہیں۔ مولانا عبدالنعیم مبلغ لاہور، قاری محمد عابد سلمہ کے ساتھ حاضری ہوئی، معلمین و معلمات کو قادیانیت کے سنگین فتنہ سے آگاہ کیا۔ نیز معلمین ومعلمات سے درخواست کی کہ وہ نسل نو کی تربیت کے ساتھ ساتھ انہیں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ فرمائیں۔ یہ بیان تقریباً ۳۵ منٹ جاری رہا۔

ختم نبوت کورس چوک سرور شہید مظفر گڑھ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چوک سرور شہید میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام میں صبح نو بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک منعقد ہوئی، جس کی صدارت بانی جامعہ مولانا عبدالمجید فاروقی دامت برکاتہم نے کی۔ مہمان خصوصی مقامی یونٹ کے امیر مولانا خدا بخش مدظلہ تھے۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد ساجد نے کورس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کے

قاری محمد اسلم نوشہرہ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ خیبر پختون خواہ کے امیر مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ کی والدہ محترمہ ۸ دسمبر کو انتقال فرماگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک اور صالحہ خاتون، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اللہ پاک مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور حضرت قاری صاحب سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ آمین۔

اجلاس منعقدہ ستمبر ۲۰۱۹ء میں فیصلہ کیا گیا کہ رواں سہ ماہی میں پنجاب میں بالخصوص اور ملک بھر میں بالعموم تحصیلی سطح پر ختم نبوت کانفرنسز اور ختم نبوت کورسز منعقد کیے جائیں، آج کا یہ پروگرام اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، نیز موصوف نے قادیانیت کے بنیادی عقائد پر مختصر روشنی ڈالی۔

بعدازاں راقم نے مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان متنازعہ فیہ مسائل، ختم نبوت و اجرائے نبوت، حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی پر گفتگو کرتے ہوئے ان تین مسائل میں امت مسلمہ کے متفقہ موقف پر دلائل دیے اور کہا کہ امت مسلمہ کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب بنفس نفیس تشریف لاکر تمام مذاہب باطلہ کا خاتمہ کریں گے۔

قادیانیوں کا نظریہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے۔ احادیث مبارکہ میں جس عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ اس سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ راقم نے ان کے عقائد کو براہین قاطعہ سے بھرپور رد کیا اور کہا کہ: امت مسلمہ کے نزدیک مرزا قادیانی سمیت تمام مدعیانِ نبوت دعویٰ نبوت میں دجال و کذاب تھے۔ نیز مرزا قادیانی کے کردار و کریکٹر کا کچا چٹھہ پیش کیا اور بتلایا کہ امت مسلمہ کے عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی اپنے تمام دعاوی میں جھوٹا اور کذاب ہے۔ نیز بتلایا کہ جو کسی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہوجائے پھر اس کی بات کا اعتبار نہیں رہتا۔ جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام کے بانی ہمارے استاذ جی مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے مایہ ناز شاگرد اور دارالعلوم کبیروالا کے فاضل ہیں۔ جامعہ کے دونوں شعبوں بنین و بنات میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ جامعہ میں سینکڑوں طلباء کرام اور طالبات زیر تعلیم ہیں۔ مولانا محترم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست ہیں۔

دوسری نشست: جامعہ ربانیہ عزیز العلوم جامع مسجد فاروقیہ ایم ایم روڈ چوک سرور شہید میں منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا خدا بخش مدظلہ نے کی، جبکہ مولانا عبیداللہ مہمان خصوصی تھے۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد ساجد سلمہ نے امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کو احادیث کریمہ کی روشنی میں بیان کیا۔

راقم نے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قانون کے خلاف ہونے والی سازشوں کو طشت ازبام کیا۔ نیز ناموس رسالت کے گستاخوں آسیہ ملعونہ، وجیہ الحسن، عبدالشکور نامی قادیانی کی رہائی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اگر عدالتوں نے گستاخان رسول کو یوں کھلی چھٹی دی تو مشال خان اور سیالکوٹ کے نام نہاد پیر جیسے قتل واقعات ہوتے رہیں گے اور امت مسلمہ میں ممتاز حسین قادری اور غازی علم الدین شہید جیسے حضرات پیدا ہوکر گستاخان رسول کو کیفر کردار تک پہنچاتے رہیں گے۔

جامعہ فاروقیہ میں ہونے والی نشست ظہر سے عصر تک جاری رہی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی عزیز الرحمن نے سرانجام دیئے۔ جامعہ فاروقیہ دو کنال سے زائد رقبہ پر قائم ہے۔ بانی جامعہ، جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں اور آپ نے ۱۹۷۴ء کی تحریک والے سال جامعہ بنوری ٹاؤن سے فراغت حاصل کی اور تقریباً تیس سال تک جامعہ قاسمیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور پھر اپنا مدرسہ ربانیہ عزیز العلوم کے نام سے قائم کیا۔ خود مہتمم اور مولانا عزیز الرحمن ثانی ناظم اعلیٰ ہیں، جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی یونٹ کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ کورس میں طلبا سے زیادہ مختلف شعبۂ ہائے زندگی کے حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ کورس کے اختتام پر سامعین کی بریانی سے تواضع کی گئی۔

جامعہ حفصہ للبنات جناح کالونی: جامعہ میں دوسو کے قریب طالبات زیر تعلیم ہیں۔ مولانا عزیز الرحمن سلمہ کی خواہش پر طالبات اور نمازیوں سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔ راقم کا قیام جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام میں رہا۔ جامعہ کے ناظم اعلیٰ مولانا سعید الملک اور مدرس مولانا زبیر احمد اور مفتی عزیز الرحمن کی مساعی جمیلہ رنگ لائیں اور سینکڑوں افراد نے کورس سے استفادہ کیا۔ جامعہ

ختم نبوت تربیتی پروگرام، گمبٹ

گمبٹ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے زیر اہتمام ۱۰ دسمبر بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد رحمانی نزد فاروق اعظم چوک میں ختم نبوت تربیتی نشست کے عنوان سے پروگرام منعقد کیا گیا۔ زیر سرپرستی حضرت مولانا نعمت اللہ شیخ، زیر صدارت حافظ ظہور احمد شیخ، زیر نگرانی حضرت حکیم عبدالواحد بروہی، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض امام رحمانی مسجد مولانا عبدالصمد نے ادا کئے۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری عبدالاحد بروہی نے حاصل کی۔ قاری صبغۃ اللہ پنہور نے حمد ونعت پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ ر نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے بیان کیا، پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان کیا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کیا اور دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین۔

قاسمیہ شرف الاسلام اہل حق کی قدیمی درسگاہ اور مرکز ہے۔ بانی جامعہ حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔

حاجی سیف الرحمن مدظلہ سے ملاقات: حاجی سیف الرحمن مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے امیر ہیں، بہت ہی صالح انسان ہیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے زمانہ سے جماعت سے وابستہ چلے آرہے ہیں۔ بہاولپور میں مجلس کے بانی حکیم محمد ابراہیم جالندھریؒ تھے اور وہ سالہا سال مجلس کے امیر رہے۔ بہاولپور مجلس کے دفتر کی تعمیر بھی انہیں کی مرہون منت ہے۔ ان کی وفات کے بعد الحاج محمد ذکراللہؒ ایک عرصہ تک امیر رہے۔ راقم ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء تک بہاولپور میں مبلغ رہا۔ الحاج محمد ذکراللہ کے بڑھاپے اور کمزوری کے باعث ان کی زندگی میں الحاج سیف الرحمن مدظلہ امیر بنائے گئے اور وہ تاوقت تحریر مجلس کے امیر ہیں۔ اصلاحی تعلق خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمدؒ سے رہا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے خلیفہ حاجی عبدالرشیدؒ رحیم یار خان والوں کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی، نوے اور سو کے پیٹے میں ہوں گے۔ قرآن پاک کے والا اور شیدا ہیں۔ یومیہ دس دس، پندرہ پندرہ پارے تلاوت فرماتے ہیں۔ مغرب سے عشاء تک ذکر کرتے رہتے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد جلدی سونے کا معمول ہے اور صبح کی نماز کے بعد اشراق اور چاشت کے معمولات ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ بہاولپور تشریف لائے ان کی حسن کارکردگی اور صلاح وتقویٰ کو دیکھ کر فرمایا: حاجی صاحب! آپ تو جنتی آدمی ہیں۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے بھی ممبر ہیں۔ شوریٰ کے اجلاس میں علالت کے باوجود شرکت فرماتے ہیں۔ پیشہ کے اعتبار سے زرگر ہیں، آج سے تقریباً ۱۵سال پہلے کاروبار اپنے بچوں کے سپرد فرماکر آج کل ’’فاذا فرغت فانصب‘‘ پر عمل پیرا ہیں۔ آپ نے ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکوں میں مردانہ وار حصہ لیا اور بہاولپور میں قادیانیوں کا اس طرح اقتصادی بائیکاٹ کیا کہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ آپ مرکزی انجمن تاجران بہاولپور کے بھی ایک عرصہ تک صدر رہے۔ ان کے دور صدارت میں تمام بازاروں کے صدور اور سیکریٹریز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمل کے ممبر رہے پندرہ سال سے بستر علالت پر ہیں، لیکن مجلس کے معاملات کی گتھیوں کو سلجھاتے رہتے ہیں۔ مجلس کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی کی معیت میں حاجی صاحب سے ملاقات کی اور دیر تک پچھلی یادیں دہراتے رہے۔ راقم نے رات کا آرام وقیام شیخ محمد شاہد جو کسی زمانے میں ’’نیاز کراکری‘‘ کے نام سے کام کرتے تھے کے ہاں کیا۔

بہاولپور میں ختم نبوت کورس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد حاجی اشرف غلہ منڈی بہاولپور میں دوروزہ ختم نبوت کورس ۳،۴؍دسمبر کو منعقد ہوا۔ کورس کی نگرانی مجلس بہاولپور کے نائب امیر مولانا مفتی عطاء الرحمن مدظلہ نے کی۔ ۳؍دسمبر کو عصر سے مغرب تک کورس میں مولانا محمد اسحاق ساقی نے کورس کی غرض وغایت بیان کی۔ راقم نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت قرآن وسنت، اجماع امت اور عقل صحیح سے ثابت ہے۔ اس متفقہ عقیدہ کے خلاف موقف رکھنے والے قادیانیوں کے پاس دلائل کی دنیا میں ایک بھی قرآن پاک کی آیت، احادیث نبویہ اور اسلاف امت کے اقوال میں سے ایک بھی حدیث اور قول نہیں سوائے چند شکوک و شبہات کے قادیانیوں کے پاس کچھ بھی نہیں۔ ان کے چند شبہات اور ان کے جوابات پیش کئے۔ ۴؍دسمبر کورس کے دوسرے روز کی صدارت شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمن مدظلہ مہتمم دارالعلوم مدنیہ و نائب امیر مجلس نے کی۔ راقم الحروف نے اوصاف نبوت پر تفصیلی گفتگو کی اور مرزا قادیانی کے غلیظ کردار و کریکٹر، اس کی کذب بیانیاں، جھوٹی پیشگوئیاں، گالی گلوچ والی تحریرات سے سامعین کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی کی ساری زندگی غلاظت میں لتھڑی ہوئی ہے۔ وہ غیر محرم عورتوں سے بدن دبواتا تھا، جو غیر محرم عورتوں سے مٹھی چاپی کرائے وہ ایک شریف انسان نہیں ہوسکتا، چہ جائیکہ اللہ کا نبی ہو؟ قادیانی لٹریچر کے مطابق وہ شراب پیتا تھا، جو شراب پیئے، وہ اللہ کا نبی نہیں ہوسکتا۔ ان کے اپنے لٹریچر کے مطابق وہ زانی و بدکردار تھا، جو زانی اور بدکردار ہو وہ اللہ کا نبی نہیں ہوسکتا۔ میرے لئے اور آپ کے لئے حکم یہ ہے کہ ہم گناہ کے قریب نہ جائیں۔ اللہ کا نبی وہ عظیم الشان انسان ہوتا ہے: ’’گناہ کو حکم ہے کہ میرے نبی کے قریب نہ جا‘‘ غیر محرم عورتیں اس کے سامنے بیٹھ کر ننگی نہاتی تھیں، غیر محرم عورتیں ساری رات اس کو پنکھا جلا کر ہوا دیتی تھیں، غیر محرم عورتیں اس کے بیت الخلاء میں پانی کا لوٹا رکھتی تھیں اور وہ انتقام خداوندی کا شکار ہوکر سراپا مرض ہوگیا اور قابل نفرت امراض کا تازیست شکار رہا اور اس کی موت بھی عبرتناک ہوئی۔ غرضیکہ اس کی عمر اور زندگی میں کوئی کام بھی شریف انسانوں والا نہ تھا۔ نیز راقم نے حیات عیسیٰ علیہ السلام سے قادیانی شبہات کے جوابات دیئے۔ کورس کا انتظام مولانا محمد اسحاق ساقی نے کیا۔ کورس مولانا مفتی عطاء الرحمن کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

27 واں

سالانہ ختم نبوۃ کورس

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ

مسلم کالونی

چناب نگر

نامور علماء ومناظرین وماہرینِ فن لیکچر دیں گے

انشاءاللہ

بتاریخ

28 مارچ 2020 تا 19 اپریل 2020

بمطابق

۴ شعبان ۱۴۴۱ تا ۲۶ شعبان ۱۴۴۱

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

زیر سرپرستی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

درخواستوں کیلئے پتہ

شعبہ نشر واشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمن ثانی
0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری
0300-6733670